ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

زیر سرپرستی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہٗ

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۲۹ اپریل سنہ ۱۹۶۰ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ۞ لاہور

ہدیہ چار آنے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضورؐ کے مرض وفات کا واقعہ

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ بِاَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيْقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً وَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ فَقَالَ اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ۔ عبیداللہؓ بن عبداللہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا واقعہ مجھ کو نہ سنائیں گی۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت بڑھ گئی تو آپؐ نے پوچھا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ۔ وہ آپؐ کا انتظار کر رہے ہیں آپؐ نے فرمایا اچھا لگن (طشت) میں میرے لئے پانی بھرو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم نے پانی بھر دیا۔ اور آپؐ نے غسل فرمایا۔ اور کھڑے ہونے کا ارادہ ہی کیا تھا۔ کہ آپ بیہوش ہو گئے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد آپؐ کو ہوش آگیا

آپؐ نے پوچھا۔ کیا لوگ نماز پڑھ چکے۔ ہم نے عرض کیا نہیں۔ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا۔ لگن میں پانی رکھو۔ عائشہ کہتی ہیں کہ آپ بیٹھے اور غسل فرمایا۔ پھر کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا کہ بیہوش ہو گئے۔ پھر آپ کو ہوش آیا اور پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔

ہم نے عرض کیا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ اور لوگ اس وقت تک مسجد میں ٹھہرے ہوئے تھے اور عشاء کی نماز کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے۔ آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ جب یہ پیغام ابوبکرؓ کو ملا اور قاصد نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا ہے تو ابوبکرؓ نے جو ایک نہایت رقیق القلب شخص تھے۔ کہا عمرؓ تم لوگوں کو نماز پڑھا دو۔ عمرؓ نے کہا تم ہی اس کام کے لئے زیادہ موزوں ہو۔ چنانچہ ان ایام میں حضرت ابوبکر نے نماز پڑھائی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض میں کچھ تخفیف محسوس کی اور آپ دو شخصوں کے درمیان گھر سے باہر آئے۔ جن میں سے ایک عباسؓ تھے (اور دوسرے حضرت علی) اور ظہر کی نماز کا وقت تھا۔ اُس وقت حضرت ابوبکرؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ پس جب محسوس کیا ابوبکرؓ نے کہ حضورؐ تشریف لا رہے ہیں تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے حکم دیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو پیچھے نہ ہٹو۔ پھر ان لوگوں کو جو آپ کو لائے تھے حکم دیا کہ وہ آپؐ کو حضرت ابوبکرؓ کے پہلو میں بٹھا دیں۔ چنانچہ انہوں نے آپؐ کو حضرت ابوبکرؓ کے پہلو میں بٹھا دیا اور آپ بیٹھے رہے۔ اس حدیث کے راوی عبیداللہ کہتے ہیں کہ عائشہؓ سے اس واقعہ کو سُن کر میں عبداللہ بن عباسؓ کے پاس گیا اور اُن سے کہا۔ کیا میں تمہارے سامنے وہ حدیث بیان نہ کروں جو مجھ سے عائشہؓ نے بیان کی ہے۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے متعلق ابن عباسؓ نے کہا۔ اچھا بیان کرو۔ پس میں نے وہ حدیث بیان کی اور انہوں نے اس بیان کے کسی حصّہ سے انکار نہیں کیا۔ البتہ انہوں نے یہ کہا کہ عائشہؓ نے اس شخص کا کیا نام بتایا تھا جو عباس کے ساتھ تھا۔ میں نے کہا انہوں نے نام نہیں بتلایا تھا۔ انہوں نے کہا وہ علی تھے

امام سے پہلے اپنا سر نہ اٹھاؤ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ (متفق علیہ)

ترجمہ۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہیں ڈرتا وہ شخص جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھا لیتا ہے۔ اس سے کہ خداوند تعالےٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے۔

امام کی اطاعت کرو

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهُ شَيْئًا وَّمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ

(رواہ ابوداؤد)

ترجمہ۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب آؤ تم نماز کو۔ اور ہم سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ کرو اور اس سجدہ کو کسی حساب میں نہ لگاؤ اور جس نے نماز کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ پالی) اس نے پوری نماز کا ثواب پالیا۔

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

جلد ۵ | جمعۃ المبارک مورخہ ۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۷۹ھ مطابق ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۶۰ء | شمارہ ۵۱

اسلام کی تبلیغ

اسلام ایک مکمل اور جامع دین ہے یہ انسان کی ہر شعبۂ حیات میں رہنمائی کرتا ہے اس کی تعلیم سادہ اور انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب فطرۃ سلیمہ والے انسان کو اس کی طرف دعوت دی جاتی ہے تو وہ اس کو بلا چون و چرا قبول کر لیتا ہے۔ اس وقت اس کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا یہ اسکی کوئی گم شدہ چیز تھی۔ جس کی تلاش میں وہ حیران و سرگردان تھا۔ اب اسے محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ نعمتِ غیر مترقبہ مل گئی ہے۔

اس کے برعکس جو شخص اپنی شامتِ اعمال کے باعث اپنی فطرۃ سلیمہ کو بگاڑ چکا ہے۔ وہ اسلام کی سادہ اور دلکش تعلیم کو قبول کرنے کی بجائے اسے ٹھکرا دے گا۔ اس کو یوں محسوس ہوگا کہ گویا کوئی اس کا گلا گھونٹ رہا ہے۔

اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں آپ کو فطرت سلیمہ والے خوش قسمت انسانوں کے بیشمار واقعات ملیں گے۔ مکہ معظمہ میں ابن دغنہ اور مدینہ منورہ میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما کے واقعات بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کئے جاتے ہیں۔ ابن دغنہؓ زمانہ جاہلیت میں بھوت اور آسیب کا دم کیا کرتے تھے۔ ایک بار جب وہ مکہ معظمہ آئے تو کسی نے ان سے کہہ دیا کہ محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر آسیب کا اثر ہے۔ وہ دل میں کہنے لگا۔ کہ اگر محمدؐ مجھے مل جائیں اور میں ان کو دم کر دوں تو شاید ان کو شفا ہو جائے۔ ایک دن اتفاقاً ان کی آپؐ سے ملاقات ہو گئی اور اس نے عرض کیا کہ اگر آپؐ چاہیں تو میں آپؐ کو دم کر دوں۔ آپؐ نے اس کی اس پیشکش کے جواب میں اس کے سامنے خطبہ مسنونہ پڑھ دیا۔ اس نے تین بار درخواست کرکے یہ خطبہ سنا۔ اس کے بعد عرض کرتا ہے کہ میں نے شاعروں کے شعر اور کاہنوں کی باتیں سنی ہیں۔ لیکن جو اثر آپؐ کے کلام میں ہے وہ کسی کی بات میں نہیں۔ اس کے بعد وہ حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔

عبداللہ بن سلام مدینہ منورہ میں یہود کے شیخ الاسلام تھے۔ جب رسول اللہؐ ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ حاضر خدمت ہوئے۔ انہوں نے صرف چند سوال کئے۔ جن کا صحیح جواب ان کے خیال میں نبی کے سوا کوئی شخص نہیں دے سکتا تھا۔ رسول اللہؐ کے جوابات سنکر فوراً ایمان لے آئے۔

یہ تو قرون اولیٰ کے واقعات تھے لیکن اسلام کی سادہ تعلیم میں اب بھی وہی کشش موجود ہے جو قرون اولےٰ میں موجود تھی حال ہی میں افریقہ میں اسلام کی کامیابی اس کا زندہ ثبوت ہے افریقہ کے اصلی باشندوں کی اکثریت ابھی تک مغربی تہذیب سے متاثر نہیں ہوئی اور ان کے دلوں میں نور فطرۃ باقی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اندر اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے مبلغین اسلام کی چند برسوں کی کوشش سے تقریباً ایک کروڑ افریقی باشندے حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔

افریقہ میں اسلام کے مقابلے میں عیسائی مذہب ناکام ہو چکا ہے۔ اس پر عیسائی مشنری اور حکومتیں بوکھلا اٹھی ہیں۔ وہ اسلام کی اشاعت روکنے کے لئے تدابیر سوچنے لگی ہیں۔ یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے۔ کہ جائز ذرائع سے تو عیسائی اسلام کی اشاعت کو نہیں روک سکتے۔ اس لئے وہ اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئیں گے چونکہ عیسائی مشنریوں اور حکومتوں کے پاس قارون کے خزانے ہیں۔ اس لئے ہمیں ڈر ہے کہ وہ اسلام کی اشاعت کو روکنے کے لئے ان خزانوں کے منہ کھول دینگے اور افریقہ کے نومسلموں کو دولت کا لالچ دے کر بے ایمان بنانے کی کوشش کریں گے۔ عیسائی مشنریوں کے دلائل کا جواب تو ہمارے مبلغ دے سکتے ہیں۔ لیکن عیسائی حکومتوں کی دولت کا جواب دینے کے لئے اسلامی ممالک کی حکومتوں کو مقابلہ میں آنا پڑے گا۔

ہماری رائے میں پہلے تمام اسلامی ممالک کی حکومتیں اپنے اپنے ملک میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا ایک محکمہ قائم کریں۔ انگریز کے دورِ حکومت میں برصغیر ہند و پاکستان میں عیسائی مذہب کی تبلیغ کے لئے ایسا محکمہ موجود تھا۔ اس کے بعد افریقہ کے نومسلموں کو عیسائیت کی دستبرد سے بچانے اور اشاعت اسلام کے کام کو ترقی دینے کے لیے تمام ممالک ایک مرکزی ادارہ قائم کریں۔ اس مرکزی ادارہ کا دفتر مصر کے دارالخلافہ قاہرہ میں ہو۔ اس میں ہر ملک کے مبلغ اور کارکن لئے جائیں۔ ہر ملک اس ادارہ کے اخراجات کے لئے اپنے سالانہ بجٹ کا ایک مقررہ حصہ ادا کرے۔ اس کے علاوہ عوام سے بھی اس میں دل کھول کر چندہ دینے کی اپیل کی جائے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ یہ مرکزی ادارہ عیسائیت کے مقابلہ میں افریقہ کے نومسلموں کے ایمان کی حفاظت کر سکیگا۔

ہم اپنی اور اسلامی ممالک کی حکومتوں کو اس تجویز پر غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں ہماری رائے میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت اسلامی حکومت کے فرائض میں شامل ہے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا محکمہ قائم کرنے سے ملک کے اندر بھی عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں کا مقابلہ کیا جا سکیگا۔ ہمارے پاس کئی مقامات سے شکایات آئی ہیں کہ عیسائی مشنری قرآن مجید کی آیات کو غلط طریقہ سے پیش کر رہے ہیں۔ جو لوگ عیسائیت سے تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے ہیں۔ ان کو لالچ اور ڈر خوف دے کر دوبارہ عیسائی بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا محکمہ ان کی سرگرمیوں کا جائزہ لے کر ان کو روکنے کی تدابیر بھی سوچ سکے گا۔

بیروزگاری

اگرچہ آج کل ساری دنیا میں بیروزگاری کا دور دورہ ہے۔ لیکن پاکستان ایک غریب ملک ہے اور اس میں بیروزگاری نہایت تشویشناک ہے۔ ہمیں اس چیز کا اعتراف ہے کہ حکومت اس کے انسداد کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ لیکن بعض قارئین نے ہماری توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی ہے کہ ہمارے ملک میں مرد بے کار پھر رہے ہیں۔ اور عورتوں کو کارخانوں اور دفاتر میں ملازمت کے سلسلہ میں مردوں پر ترجیح دی جاتی ہے۔ ہم یہ بات حکومت کے نوٹس میں لانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ حکومت اس کا کوئی انسداد کر سکے۔ اسلام نے مرد اور عورت پر علیحدہ علیحدہ ذمہ واریاں

باقی برصفحہ ۸

خطبہ یوم الجمعہ ۲۵ شوال المکرم ۱۳۷۹ھ مطابق ۲۲ اپریل ۱۹۶۰ء

از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب دروازہ شیرانوالہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ

۱ قرآن مجید میں پیش کردہ توحید

۲ قرآن مجید میں پیش کردہ انبیاء علیہم السلام کا فرض

۳ قرآن مجید میں پیش کردہ قیامت کا نقشہ

اہمیت توحید

اگر ایک شخص اسلام کے سب احکام متعلقہ کو بجا لائے۔ مگر مسئلہ توحید خداوندی میں وہ غیر کو بھی ملائے تو وہ ابدالاباد تک دوزخی ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہے گا۔ کبھی نکلنے نہیں پائے گا۔ اور اگر کوئی شخص مسلمان ہوکر مسئلہ توحید میں پختہ رہا ہے پھر اس کے بعد خواہ اس کے کتنے گناہ بھی ہوں اللہ تعالٰی معاف فرما دے۔ تو وہ قادر ہے۔ اور اگر گرفت کرے اور سزا دینے کے لئے دوزخ میں ڈال دے تو بالآخر وہ شخص اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد دوزخ سے نکل کر آئے گا اور بہشت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اس فیصلہ کے بعد سمجھ لیجئے کہ اسلام میں توحید کی کتنی قدر و قیمت ہے وما علینا الا البلاغ

مسئلہ توحید پر شواہد قرآنی

پہلا شاہد

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ط الایہ سورہ الانعام ۹ پ۷ ترجمہ۔ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر بنایا ہے

دوسرا شاہد

وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ط الاٰیۃ۔ سورۃ الانعام ع ۹۔ پ۷ ترجمہ۔ جس دن صور میں پھونکا جائیگا تو اُسی کی بادشاہی ہوگی۔

تیسرا شاہد

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ط سورۃ الانعام ع ۹۔ پ۷۔ ترجمہ۔ چھپی اور ظاہر باتوں کا جاننے والا ہے۔

چوتھا شاہد

(وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝) سورۃ الانعام ع ۹ پ۷) ترجمہ۔ اور وہی حکمت والا ہے۔

پانچواں شاہد

(هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝) سورۃ التغابن ع ۱ پ۲۸) ترجمہ اُسی نے تو تمہیں پیدا کیا ہے۔ پھر کوئی تم میں سے کافر ہے اور کوئی مومن اور جو کچھ تم کر رہے ہو۔ اللہ دیکھ رہا ہے۔

چھٹا شاہد

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ) سورۃ العنکبوت ع ۶۔ پ۲۱۔ ترجمہ۔ اور البتہ تو اگر ان سے پوچھے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے اور سورج اور چاند کو کس نے کام میں لگایا ہے تو ضرور کہیں گے اللہ نے، پھر کہاں اُلٹے جا رہے ہیں۔

ساتواں شاہد

(اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝) سورۃ العنکبوت ع ۶ پ۲۱۔ ترجمہ اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے۔ رزق کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

آٹھواں شاہد

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝) سورۃ التغابن ع ۱ پ۲۸۔ ترجمہ۔ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔ اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور اللہ ہی سینوں کے بھید جانتا ہے

نواں شاہد

(بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَاِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ سورۃ البقرہ ع ۱۴۔ پ۱ ترجمہ۔ آسمانوں اور زمین کا از سر نو پیدا کرنے والا ہے اور جب کوئی چیز کرنا چاہتا ہے تو صرف یہی کہہ دیتا ہے کہ ہو جا۔ سو وہ ہو جاتی ہے

دسواں شاہد

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ سورہ البقرہ ع ۱۹ پ۲) ترجمہ۔ اور تمہارا ایک ہی معبود ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

گیارہواں شاہد

(اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝ سورہ آل عمران ع ۱ پ۳۔ ترجمہ۔ اللہ پر زمین اور آسمان میں کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔

بارھواں شاہد

(هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝) سورہ آل عمران رکوع ۱ پ۳) ترجمہ وہی جس طرح چاہے ماں کے پیٹ میں نقشہ بناتا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ زبردست حکمت والا ہے

تیرھواں شاہد

(اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ

مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝) سورۃ البقرہ رکوع ۳۴ - پ ۳ -

ترجمہ - اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں - زندہ ہے سب کا تھامنے والا - نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے نہ نیند - آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب اسی کا ہے - ایسا کون ہے جو اس کی اجازت کے سوا اس کے ہاں سفارش کر سکے - مخلوقات کے تمام حاضر و غائب حالات کو جانتا ہے - اور وہ سب اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے - مگر جتنا کہ وہ چاہے اس کی کرسی نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور اللہ کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گزرتی اور وہی سب سے برتر عظمت والا ہے -

قرآن مجید میں پیش کردہ انبیاء علیہم السلام کا فرض

اعلان ۱

(اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ۝) سورۃ البقرہ ع ۱۴ - پ ۱ ترجمہ - بے شک ہم نے تجھے سچائی کے ساتھ بھیجا ہے خوشخبری سنانے کے لئے اور ڈرانے کے لئے اور تم سے دوزخیوں کے متعلق باز پرس نہ ہوگی

ثابت ہو گیا

اس مذکور الصدر اعلان الٰہی سے ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں - لہٰذا جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نقل شدہ چیز کو نہیں مانے گا - وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مجرم ہو گا - اللہم لاتجعلنا منہم -

اعلان ۲

وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ۝ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ۝) سورۃ النساء ع ۱۱ - پ ۵ - ترجمہ - ہم نے تجھے لوگوں کو پیغام پہنچانے والا بھیجا ہے - اور اللہ کی گواہی کافی ہے - جس نے رسول کا حکم مانا اس نے اللہ کا حکم مانا - اور جس نے منہ موڑا تو ہم نے تجھے ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا

ہر فرمان نبوی کی اطاعت ضروری ہے

اہل السنۃ والجماعۃ کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے فرامین دو قسم کے ہوتے ہیں - ایک اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل شدہ فرامین جن کو قرآن مجید کے نام سے تعبیر کرتے ہیں - دوسرے فرامین جو قرآن مجید کا مطلب کرنے کے لئے آپ فرماتے ہیں - ان کو بھی اہل السنۃ والجماعۃ وحی الٰہی سمجھتے ہیں - قرآن مجید کو ان کے ہاں وحی متلو کہا جاتا ہے اور دوسروں کو وحی غیر متلو کے نام سے تعبیر کرتے ہیں - یعنی پہلی وحی جو پڑھ کر سنائی گئی ہو یعنی جبرئیل علیہ السلام نے تشریف لا کر بحکم خداوندی پڑھ کر سنائی اور دوسری جبرئیل نے آکر نہیں سنائی بلکہ اللہ تعالیٰ نے خود آپؐ کے دل میں القاء فرمائی - اسے وحی غیر متلو یا حدیث شریف کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے - حاصل یہ نکلا کہ اہل السنۃ والجماعۃ کے ہاں حدیث شریف بھی وحی ہی ہے - کیونکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں خود فرمایا ہے کہ (وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى ۝) سورۃ النجم ع ۱ پ ۲۷) ترجمہ - اور نہ اپنی خواہش سے کچھ کہتا ہے - یہ تو وحی ہے جو اس پر آتی ہے -

اس اعلان الٰہی سے ثابت ہوا - کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فرمان وحی الٰہی ہے -

حضرات سلف صالحین

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی بھی ویسی ہی حفاظت کی ہے - جیسی کہ قرآن مجید کی کی ہے - کیونکہ آپ کے ارشادات ان کے ہاں وحی الٰہی تھے - اب جو کچھ آپ نے فرمایا اس میں سے ایک معتد بہ حصہ قرآن مجید کی شرح یعنی اللہ تعالیٰ کی مراد آپ فرماتے ہیں - اس لئے میں کہا کرتا ہوں کہ جو شخص احادیث کا انکار کرتا ہے - وہ گویا کہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے سرتابی کرتا ہے اللّٰہم لاتجعلنا منہم

اعلان ۳

(وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝) سورہ بنی اسرائیل ع ۱۲ - پ ۱۵ - ترجمہ - اور ہم نے تجھے خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے -

ثابت ہوا کہ

قرآن مجید کے اس اعلان سے ثابت ہوا کہ آپ اللہ تعالےٰ کی طرف سے لوگوں کو خوشخبری سنانے والے (نیکوں کے لئے) اور ڈرانے والے (بروں کے لئے) بھیجے گئے ہیں -

اعلان ۴

(رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ۝) سورۃ النساء ع ۲۳ پ ۶ - ترجمہ - ہم نے پیغمبر بھیجے خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے - تاکہ لوگوں کا اللہ پر پیغمبروں کے بعد الزام نہ رہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے -

اگر

اللہ تعالےٰ انبیاء علیہم السلام کو معبوث نہ فرماتا اور قیامت کے دن حساب لینے کے وقت یہ فرماتا کہ یہ کام کیوں کیا تھا اور یہ کیوں نہیں کیا تھا تو لوگ اللہ تعالےٰ سے کہتے کہ آپ نے اپنی مرضی اور نہ مرضی بتلانے والا کوئی پیغمبر کیوں نہیں بھیج دیا تھا - تاکہ ہم آپ کی مرضی کے مطابق اعمال صالح کرتے آتے اور آپ کے ناپسندیدہ کاموں سے بچ کر رہتے -

اعلان ۵

(وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ص فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝) سورہ آل عمران ع ۱۸ پ ۴ - ترجمہ - اور اللہ کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ تمہیں غیب پر مطلع کر دے - لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے چن لیتا ہے - سو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو - تو تمہارے لئے بہت بڑا اجر ہے -

حاصل

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے احکام فرداً فرداً ہر شخص کو القاء نہیں فرماتا - بلکہ جس کو چاہے اپنے انبیاء علیہم السلام میں سے اس کو مطلع کر دیتا ہے - اور وہ پیغمبر اللہ تعالیٰ کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچا دیتا ہے - لہٰذا اللہ تعالےٰ کے پیغمبروں کا اتباع اللہ تعالےٰ کے حکم ہی کی تعمیل ہے -

اعلان ۶

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝) سورۃ النساء ع ۲۔ پ ۴ ترجمہ۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے حکم پر چلے۔ اسے بہشتوں میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اسکی حدوں سے نکل جائے اُسے آگ میں ڈالے گا۔ اس میں ہمیشہ رہے گا۔ اور اس کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

حاصل

یہ ہے کہ نجات اللہ تعالےٰ اور اس کے بھیجے ہوئے رسولؐ کی تابعداری پر موقوف ہے اللہم اجعلنا منہم۔

اعلان ۷

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝) سورۃ المومن ع ۸۔ پ ۲۴۔ ترجمہ۔ اور ہم نے آپ سے پہلے کئی رسول بھیجے تھے۔ بعض ان میں سے وہ ہیں۔ جن کا حال ہم نے آپ پر بیان کر دیا۔ اور بعض وہ ہیں کہ ہم نے آپ پر ان کا حال بیان نہیں کیا اور کسی رسول سے یہ نہ ہو سکا کہ کوئی معجزہ اِذن الٰہی کے سوا ظاہر کر سکے۔ پھر جس وقت اللہ کا حکم آئے گا۔ ٹھیک ٹھیک فیصلہ ہو جائے گا۔ اور اس وقت باطل پرست نقصان اٹھائیں گے۔

قرآن مجید میں قیامت کے دن کے پیش کردہ نقشے

پہلا نقشہ

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝) سورۃ الزلزال پ ۳۰۔ ترجمہ۔ اس دن لوگ مختلف حالتوں میں لوٹیں گے۔ تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔ پھر جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہے وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہے وہ اس کو دیکھ لے گا۔

دوسرا نقشہ

(وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْــًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝) سورہ البقرہ ع ۶۔ پ ۱ ترجمہ۔ اور اس دن سے ڈرو۔ جس دن کوئی شخص کسی کے کچھ بھی کوئی کام نہ آئے گا اور نہ ان کے لئے سفارش قبول ہوگی۔ اور نہ اس کی طرف سے بدلہ لیا جائیگا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

تیسرا نقشہ

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝ سورۃ الاعراف رکوع ۵ پ ۸ ترجمہ۔ بے شک جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان کے مقابلہ میں تکبر کیا۔ ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ اور نہ وہ جنت میں داخل ہونگے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھس جائے اور ہم گنہگاروں کو اس طرح سزا دیتے ہیں۔

حاصل

یہ نکلا کہ اللہ تعالےٰ کی آیتوں کی تکذیب کرنے والوں کے لئے جنت کا داخلہ محال ہے

چوتھا نقشہ

(وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۡ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝) سورۃ الاعراف ع ۵ پ ۸۔ ترجمہ۔ اور جو ایمان لائے اور نیکیاں کیں۔ ہم کسی پر بوجھ نہیں رکھتے۔ مگر اس کی طاقت کے موافق۔ وہی بہشتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

پانچواں نقشہ

(وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝) سورۃ النمل ع ۷ پ ۲۰ ترجمہ اور جو برائی لائے گا۔ سو ان کے مُنہ آگ میں اوندھے ڈالے جائیں گے۔ تمھیں وہی بدلہ مل رہا ہے جو تم کرتے تھے۔

کیا آپ کو معلوم ہے

از سید شبیر حسین کلامی

قرآن پاک میں کُل حروف ۳۲۳۶۷۱ ہیں۔ اور ۵۴۰ رکوع اور ۷۷۰۰۰ کلمے ہیں۔ علامہ زمخشری کے کہنے کے مطابق ۶۶۶۶ آیتیں ۱۱۴ سورتیں ہیں۔ ان آیتوں میں سے ۱۰۰۰ قصوں میں ہیں اور ۱۰۰۰ امثال ہیں۔ ۱۰۰۰ وعدوں ۱۰۰۰ احکام ہیں۔ ۱۰۰۰ نہی میں ہیں ۵۰۰ میں حلال و حرام کا بیان ہے۔ ۱۰۰ دعاؤں میں ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۱ جگہ یا ایہا النبی اور ۲۲ جگہ صرف نبی کے لفظ سے مخاطب کیا گیا ہے۔

۱۵۰ جگہ خیرات کی تاکید کیگئی ہے

۷۰ جگہ نماز کی تاکید کی گئی ہے

تمام قرآن شریف میں لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ ایک جگہ کے سوا اور کہیں نہیں ہے۔ لاالٰہ الااللہ جابجا ملتا ہے۔ محمد رسول اللہ تمام قرآن کریم میں صرف دو جگہ آیا ہے یعنی سورۃ الفتح میں اور سورۃ الاحزاب میں۔ جن آیتوں کی ابتدا یا بنی آدم اور یا ایہا الناس سے ہے وہ عموماً مکی ہیں اور جنکی ابتدا یا ایہا الذین آمنوا سے ہے وہ عموماً مدنی ہیں۔ تین آیتیں ایسی ہیں جن میں رسول اکرمؐ کی بشریت کا اعلان ہے۔ سورہ کہف۔ سورہ حٰم سجدہ۔ سورہ اسریٰ میں تمام قرآن میں بارہ مقام پہ امام کا لفظ آیا ہے۔ تمام قرآن کریم میں جتنا ذکر حضرت موسیٰؑ کا ہے کسی نبی کا نہیں ہے قرآن کریم میں کہیں بھی کوئی ایسی آیت یا ایسا لفظ نہیں ہے۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود وغیرہ تھا۔ قرآن کریم میں رسول اکرم کو صاف اور واضح الفاظ میں خاتم النبیین کہا گیا ہے۔

مجلس ذکر منعقدہ جمعرات مورخہ ۲۴ شوال المکرم ۱۳۷۹ھ مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۶۰ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا ادا کرنا بھی ضروری ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی - اَمَّا بَعْد

میں قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت کے متعلق دو جمعرات پہلے بھی عرض کر چکا ہوں۔

وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝

(سورۃ الاحزاب ع ۵ - پ ۲۲)۔ (ترجمہ - اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مردوں اور بہت یاد کرنے والی عورتوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور بڑا اجر تیار کیا ہے)۔

آج بھی اسی آیت کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

بالکل ٹھیک ہے۔ لیکن اس کے لئے ایک شرط ہے کہ اور کوئی مانع نہ ہو۔ سارا جسم تندرست ہو تو صحت جسمانی بحال سمجھی جاتی ہے اگر ایک عضو کو تکلیف ہو تو سارا جسم بیقرار رہتا ہے سب جسم ٹھیک ہو اور پاؤں میں کانٹا چبھ جائے تو سارا جسم بے چین رہتا ہے۔ صحت روحانی کی بھی بعینہٖ یہی حالت ہے۔ کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والے مردوں اور عورتوں کی اللہ تعالیٰ بے شک مغفرت فرمائیں گے۔ بشرطیکہ اور کوئی مانع نہ ہو اگر کوئی اور مانع ہو تو وہ کہے گا۔ اے اللہ اس ذاکر مرد یا عورت کو جزا نہ دی جائے بلکہ اس کو سزا دی جائے۔ اللہ تعالیٰ اور مخلوق خدا سے تعلقات درست کرنے کا نام اسلام ہے۔

خالق سے تعلق

اگر خالق سے تعلق درست ہے اور مخلوق سے درست نہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا ذکر تو بہت کرتا ہے۔ لیکن ماں باپ کو ستاتا ہے تو ان کو ستانے کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ اس کے بعد ذکر کی کثرت فائدہ دے گی۔ رسول اللہ صلعم کا ارشاد ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا حَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِھِمَا قَالَ ھُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ

(رواہ ابن ماجہ باب البرّ والصلۃ الفصل الثالث۔

ترجمہ۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم والدین کا اپنی اولاد پر کیا حق ہے۔ آپ نے فرمایا وہ دونوں تیری جنت اور تیرا دوزخ ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مُطِیْعًا لِلّٰہِ فِیْ وَالِدَیْہِ اَصْبَحَ لَہٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ اَصْبَحَ عَاصِیًا لِلّٰہِ فِیْ وَالِدَیْہِ اَصْبَحَ لَہٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ اِنْ کَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَاِنْ ظَلَمَاہُ قَالَ وَاِنْ ظَلَمَاہُ وَاِنْ ظَلَمَاہُ وَاِنْ ظَلَمَاہُ

(باب البرّ والصلۃ الفصل الثالث)۔ ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ والدین کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا ہو۔ وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھلے ہوتے ہیں اور اگر (ان دونوں میں سے) ایک زندہ ہو تو پھر ایک (دروازہ کھلا ہوتا ہے) اور جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ والدین کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہو تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے دوزخ کے دو دروازے کھلے ہوتے ہیں۔ اور اگر (ان دونوں میں سے) ایک (زندہ) ہو تو پھر ایک (دروازہ) کھلا ہوتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا اگرچہ ماں باپ ظلم کریں۔ آپ نے فرمایا اور اگرچہ وہ دونوں اس پر ظلم کریں۔ اور اگرچہ وہ دونوں اس پر ظلم کریں اور اگرچہ وہ دونوں اس پر ظلم کریں۔

رشتہ داروں

کے علاوہ انسان پر اور بھی ذمہ داریاں ہیں اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ ۝ سورۃ المطففین پ ۳۰ - ترجمہ - کم تولنے والوں کیلئے تباہی ہے۔ وہ لوگ کہ جب لوگوں سے ماپ کر لیں تو پورا لیں اور جب ان کو ماپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں۔

یہ مرض مسلمان دوکانداروں میں عام طور پر پایا جاتا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ ذرا ترازو کی ڈنڈی ادھر اُدھر کر دی یا دھڑے میں گڑبڑ کر دی۔ گاہک سمجھتا نہیں۔ اس طرح اس کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ مسلمان کاروبار میں ہندو سے زیادہ کھوٹا ہے۔ ہندو کی ساکھ تھی۔ وہ اگر ہنڈی بھر کر دیتا تھا تو وقت پر ادا کرتا تھا مسلمان کی ساکھ نہیں ہے۔ یہ پرسوں کے وعدہ پر قرضہ لے جاتا ہے۔ لیکن وہ وعدہ قیامت تک پورا نہیں ہوتا

ہندو مسلمان

تقسیم سے پہلے لاہور میں جب ہندو مسلم کا جھگڑا ہوتا تھا۔ لڑائی میں جتنے مسلمان مرتے تھے اتنی مسلمانوں کی دوکانیں کھل جاتی تھیں امیر جوش میں آکر غریبوں کو دوکانیں کھلوا دیتے تھے لیکن وہ کچھ نفع دینا تو درکنار اصل بھی کھا جاتے تھے

خالق اور مخلوق

دونوں کو راضی رکھنا ضروری ہے۔ اگر آپ خالق کو تو راضی رکھتے ہیں۔ اور مخلوق خدا کو لوٹ کھاتے ہیں تو آپ کو سزا دی جائے گی ؎

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال مے آید

میں کہا کرتا ہوں کہ امیر مشرک ہے اس سے نہ ڈرو۔ وہ مقدمہ دائر کرے گا۔ تو اس کا آپ مقابلہ کر سکتے ہیں۔ غریب سے ڈرو وہ موحد ہے وہ دونوں آنکھوں سے آنسو بہائے گا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرے گا۔ اور تمہیں سزا مل جائے گی۔

مسلمان کی بد اعمالی

کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنام ہوتے ہیں۔ انگریز ہے تو کافر مگر کاروبار میں کھرا ہے۔ وہ دوائی کی بوتل پر جو لکھ کر بھیجتا ہے وہی اندر ہوتا ہے۔ لیکن مسلمان اون میں پرانے جوتے ڈال کر بھیج دیتا ہے۔ پتہ ہے کہ چوٹ کہاں پڑتی ہے۔ چونکہ یہ کلمہ گو اور رسول اللہ صلعم کا امتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلعم کے اسمائے گرامی بدنام ہوتے ہیں۔ بعض شریف زادے جب آوارہ ہو جاتے ہیں تو اپنے باپ دادا کا نام اور گھر کا پتہ نہیں بتلاتے کہ انکی وجہ سے ان کے بزرگ بدنام نہ ہوں

خود تکلیف

اٹھایئے لیکن دوسروں کو تکلیف نہ پہنچایئے میں

بھی توبہ کرتا ہوں اور آپ سے بھی یہی عرض کرتا ہوں کہ یہاں سے توبہ کر کے اٹھئے۔

کامل انسان

وہ ہے جس کا تعلق باللہ اور تعلق بالمخلوق دونوں درست ہوں۔ دونوں پہلو درست ہوں تو انسان تندرست سمجھا جاتا ہے۔ اگر ایک پہلو فالج زدہ ہو تو سارا وجود بیکار ہوتا ہے۔

مسلمان کے معنی

اللہ دتہ نہیں۔ مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام کو دل سے تسلیم کرے اور ان پر عمل بھی کرے جو تندرست ہو کر نماز نہ پڑھے نہ رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ صاحب نصاب ہونے کے باوجود نہ زکوٰۃ ادا کرے اور نہ حج کرے۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلعم کی اصطلاح میں مسلمان نہیں۔ قرآن مجید متن ہے اور احادیث اس کی شرح ہیں۔ ان دونوں کے مطابق اللہ تعالیٰ مسلمان سے معاملہ کریں گے۔

ظلم کا نتیجہ

تاریخ بتلاتی ہے کہ مخلوق خدا پر ظلم کرنے سے سلطنتیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ دہلی کے لال قلعہ کے سامنے چاندنی چوک ہے۔ مغلیہ خاندان کے آخری دور میں عشاء کی نماز کے بعد کوئی شخص پانچ روپیہ جیب میں ڈال کر چاندنی چوک سے نہیں گذر سکتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ سات ہزار میل سے خنزیر خوار کو لایا۔ جس نے نظام قائم کر کے دکھلا دیا سادات۔ راجپوت۔ پٹھان۔ سب اس کے بوٹ چاٹتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اب بھی دیکھ رہا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے پر ظلم کر رہے ہیں۔ زنا۔ قتل۔ بددیانتی۔ بلیک مارکیٹ۔ ملاوٹ وغیرہ یہ سب جرائم عام ہو رہے ہیں۔ اسلام صرف اللہ اللہ ہی کرنا نہیں سکھلاتا بلکہ یہ نظام قائم کرنا بھی سکھلاتا ہے

عذاب الٰہی

لاہوری عذاب الٰہی کو بلا رہے ہیں۔ ان کی اکثریت کا نہ اللہ تعالیٰ سے تعلق درست ہے۔ اور نہ مخلوق خدا سے۔ پولیس کی ایک محتاط اخباری رپورٹ کے مطابق لاہور میں پانچ ہزار زنا کے پرائیویٹ اڈے ہیں۔ جس شہر میں پانچ ہزار جگہ آگ لگ جائے وہ شہر بچ سکتا ہے؟

مسلمان کی غفلت

مسلمان عام طور پر ایک اور حق تلفی کرتے ہیں ۹۹ فیصدی مشکل اس سے بچتے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا ۝ الآیہ (سورۃ التحریم ع ۲ پ ۲۸)

ترجمہ۔ اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ)۔ قُوا امر کا صیغہ ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ خاوند اپنی بیوی کو، ماں باپ اپنی اولاد کو دوزخ سے بچانے کے ذمہ دار ہیں۔

مسلمان عموماً اس فرض سے غافل ہیں۔ لڑکا اور لڑکی بی اے تو ہو گئے ہیں۔ لیکن قرآن مجید ناظرہ بھی نہیں آتا۔ اول تو ماں باپ کے ذمہ فرض ہے کہ وہ لڑکیوں کو دین کا پابند بنائیں اگر ماں باپ نے دین نہیں سکھایا تو خاوند کا فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی کو دین سکھائے۔ اگر نہ ماں باپ نے دین سکھایا نہ خاوند نے تو دونوں ملزم ہوں گے۔ قیامت کے دن بے دین اولاد ماں باپ پر لعنت بھیجے گی۔

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ۝ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ۝ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ۝ (سورۃ الاحزاب ع ۸ پ ۲۲)

ترجمہ۔ جس دن ان کے منہ آگ میں الٹ دیئے جائیں۔ کہیں گے اے کاش ہم نے اللہ اور رسول کا کہا مانا ہوتا۔ اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہا مانا۔ سو انہوں نے ہمیں گمراہ کیا اے ہمارے رب انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔

تعلیم جدید

ذریعہ معاش ہے اس سے نوکری مل جائیگی لیکن یہ ذریعہ نجات نہیں۔ ذریعہ نجات قرآن مجید اور اسکی شرح حدیث شریف کی تعلیم ہے۔ میں تعلیم جدید کا مخالف نہیں ہوں۔ میں اس پر جرح کر رہا ہوں کہ آپ انگریزی پڑھاتے ہیں اور دین نہیں سکھاتے۔ یہ غلط ہے۔ میں کتاب و سنت کی روشنی میں جو باتیں عرض کر رہا ہوں وہ نہ دفاتر نہ اسکولوں نہ کالجوں میں اور دوکانوں پر آپ کے کانوں میں پڑیں گی۔

دعا

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنے فرض کو سمجھنے اور اور اس کو نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خالق کو عبادت اور مخلوق خدا کو خدمت راضی کر کے اس جہان سے جانے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا الٰہ العالمین۔

بقیہ شذرات صفحہ ۳ سے آگے

عائد کی ہیں۔ مرد بیرون خانہ فرائض سرانجام دیتا ہے اور عورت گھریلو انتظام قائم کرنے کی ذمہ دار ہے۔ عورت کو گھر سے نکال کر ملازمت دینا اور مرد کو بے کار رکھنا مناسب نہیں ہے۔ اس سے ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی مول لینے کے علاوہ اخلاقی بیماریوں کا خطرہ مول لیتے ہیں نہیں یہ بھی ڈر ہے کہ عورتوں اور مردوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت نہ پیدا ہو جائے۔ اس طرح ہماری معاشرتی زندگی اور زیادہ تلخ ہو جانے کا بھی خدشہ ہے۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت اس سلسلہ میں مناسب تدابیر اختیار کر کے اس فتنے کو روکنے کی کوشش کرے گی۔

مدرسہ عربی جامعہ حبیبیہ مکی مسجد رحیم یار خان

عرصہ ایک سال سے تعلیمی اور تبلیغی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ گذشتہ سال حفظ و ناظرہ کے طلباء اور طالبات کے علاوہ علوم متداولہ کی تعلیم شرح جامی اور مشکوٰۃ تک دی گئی۔ اور اس سال ابتدائی کتابیں پڑھانے کے لئے مولوی عبدالکریم صاحب علی پوری فاضل قاسم العلوم ملتان شہر کو رکھ لیا گیا ہے۔ اہالیان رحیم یار خان سے خصوصاً اور دیگر حضرات سے عموماً التماس ہے۔ کہ اپنے بچوں کو قرآن و حدیث کی لازوال نعمت سے آراستہ کرنے کے لئے مدرسہ ہذا کی خدمات حاصل کریں۔ بیرونی طلباء کی جمیع ضروریات کا مدرسہ کفیل ہوگا (مولانا) غلام ربانی صاحب مہتمم

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

جناب مولانا حافظ امداد اللہ صاحب امام جامع مسجد بلاک ۵ ناظم آباد کراچی

جناب قاری محمود الحسن صاحب امام مسجد قدسیہ بلاک ۱ نزد پٹرول پمپ ناظم آباد کراچی سے حاصل کریں

تجلیات مجدد الف ثانی

مکتوبات کے آئینے میں

(از مولانا تسنیم احمد فریدی امروہی)

مکتوب (۷۹) جباری خاں کے نام

(شریعتِ غرّا جامع ہے تمام شرائع سابقہ کی)

. . . . . . یہ امر ثابت اور مقرر شدہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کمالات اسمائی وصفاتی کے جامع ہیں اور بر سبیلِ استدلال ان سب کمالات کے مظہر ہیں ۔ اور جو کتاب آپؐ پر نازل ہوئی ہے ۔ وہ ان تمام کتب سماوی کا خلاصہ ہے جو انبیاء علیہم السلام پر اتریں ۔ نیز جو شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی گئی وہ بھی تمام شرائع سابقہ کا زبدہ وخلاصہ ہے ۔ جن اعمال کا یہ شریعت حقہ مطالبہ کرتی ہے وہ اعمال پچھلی شریعتوں کے اعمال بلکہ ملائکہ کے اعمال سے بھی منتخب ہیں اس لئے کہ بعض ملائکہ فقط رکوع کے مامور ہیں اور بعض فقط سجدے کے اور بعض مخصوص قیام کے اور ایسے ہی امم سابقہ میں بعض امتیں صبح کی نماز کی مامور تھیں بعض دوسری نماز ول کی ۔۔ اس شریعت میں امم سابقہ اور ملائکہ مقربین کے اعمال کا خلاصہ منتخب کرکے ان منتخب اعمال کا حکم دیا گیا ہے ، پس اس شریعت کی تصدیق کرنا اور اس کے تقاضے کے مطابق عمل کرنا درحقیقت تمام شرائع کی تصدیق کرنا اور تمام شرائع کے تقاضوں پر عمل کرنا ہے ایسے ہی اس شریعت کی تکذیب اور اس پر عمل نہ کرنا بھی تمام شریعتوں کی تکذیب اور ان کے تقاضوں پر عمل پیرا نہ ہونا ہے یہی حال ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کا کہ ان کی رسالت کا منکر ہونا ۔ جمیع کمالات اسمائی وصفاتی کا انکار کرنا ہے اور ان کی تصدیق کرنا تمام کمالات اسمائی وصفاتی کی تصدیق کرنا ہے لہذا اس شریعت کا اور آنحضرتؐ کا جھٹلانے والا لامحالہ بدترین امم قرار دیا جائے گا . . . .

مکتوب (۸۰) میرزا فتح اللہ حکیم[1] کے نام

(اس بیان میں کہ تہتر فرقوں میں فرقۂ اہل سنت وجماعت فرقۂ ناجیہ ہے) . . . . (یوں تو) تہتر فرقوں میں سے ہر فرقہ اتباع شریعت کا دعویٰ کرتا ہے ۔ اور اپنی نجات پر یقین رکھتا ہے ۔ خود قرآن میں ہے کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ (ہر گروہ اور پارٹی خوش ہے ۔ اس چیز پر جو اس کے پاس ہے)

. . . . لیکن (نجات یافتہ ہونے کی) وہ دلیل ونشانی جس کو پیغمبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ۔ یہ ہے کہ "فرقہ ناجیہ وہ ہے ۔ جو اس طریقے پر ہو جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں ۔" یہ فرما دینا بظاہر کافی ہوتا کہ "جس طریقے پر میں ہوں" مگر اصحاب کا ذکر بھی اپنے ساتھ فرمایا ۔ اس کی وجہ یہ قرار دی جا سکتی ہے کہ سب جان لیں کہ میرا طریقہ وہی ہے جو میرے اصحاب کا ہے ۔ لہذا طریق نجات صحابہؓ کی ہی اتباع کے ساتھ متعلق ہوگا ـــــــ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ، مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (جس نے رسول کی اطاعت کی ۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی) معلوم ہوا کہ اطاعت رسول ہی عین اطاعت حق ہے ۔ آنحضرتؐ کی اطاعت کے خلاف جو کچھ ہے وہ اللہ کی نافرمانی ہے ـــــــ

جو لوگ اطاعتِ خدا کو اطاعتِ رسول کے منافی ومخالف تصور کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کے کفر کی اطلاع اس طرح دیتا ہے ۔ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ـــــــ (جو لوگ چاہتے کہ تفرقہ کریں اللہ کے درمیان اور اس کے پیغمبروں کے درمیان (اطاعت کے معاملے میں) اور جو کہتے ہیں ۔ کہ ہم ایمان لاتے ہیں بعض پیغمبروں پر اور بعض کا ہم انکار کرتے ہیں ۔ اور چاہتے ہیں ۔ کہ کوئی درمیانی راستہ (من مانا) نکال لیں وہ لوگ یقیناً حالت کفر میں ہیں)

اسی طرح میں جس بارے میں لکھ رہا ہوں (اس کو سمجھو کہ) اتباع سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کرنا اور ساتھ ہی اتباع طریق اصحابؓ کی مخالفت کرنا یہ باطل دعویٰ ہے بلکہ ایسی اتباع تو درحقیقت رسولؐ کی نافرمانی ہوگی پس نجات کی اس صورت میں کیا گنجائش رہی وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ (وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم کسی حقیقت پر ہیں (مگر) آگاہ رہو کہ وہ لوگ جھوٹے ہیں) ـــــ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ فرقہ جس نے اتباع صحابہ رسول کو لازم قرار دیا ہے وہ فرقہ اہل سنت وجماعت ہے ـــــ اللہ ان کی سعی کو کامیاب فرمائے ـــــــ لہذا فرقہ ناجیہ یہی ہوا ـــــــ

جو لوگ اصحاب پیغمبرؐ پر لعن طعن کرتے ہیں جیسے شیعہ اور خوارج ـــــ وہ خود صحابہ کی اتباع سے محروم ہیں اور معتزلہ بچارے تو ان کے مقابلے میں نئی پیداوار ہیں ان کا پیشوا واصل بن عطا حضرت امام حسن بصری کا شاگرد تھا ایمان وکفر کے درمیان "واسطہ" کی شاخ تجویز کرنے کی وجہ سے استاذ سے جدا ہو گیا حضرت بصریؒ نے اس کے متعلق فرمایا تھا اعتزل عنا ـــــ یعنی واصل ہم سے جدا ہو گیا (معتزلہ کی یہی وجہ تسمیہ بھی ہے) ـــــ بقیہ فرقوں کو بھی ان ہی پر قیاس کر لو ـــــ صحابہؓ پر طعن کرنا درحقیقت پیغمبرؐ پر طعن کرنا ہے جس نے رسول کے صحابہ کی تعظیم وتوقیر نہ کی وہ رسولؐ پر ایمان لایا ہی کب ؟ ـــــ اگر اصحاب نبیؐ میں کوئی خیانت تھی تو نعوذ باللہ یہ بات پیغمبرؐ تک پہنچے گی ـــــ اللہ ہمیں ایسے بُرے اعتقاد سے بچائے ـــــ علاوہ ازیں جو احکام شرعیہ قرآن واحادیث کی راہ سے ہم تک پہنچے ہیں وہ صحابہؓ کے توسط اور ذریعے سے ہی تو پہنچے ہیں ، صحابہؓ قابل طعن ہوں گے ۔ تو انہوں نے جو چیزیں نقل کی ہیں ۔ وہ بھی قابل طعن ہونگی اور یہ بات کسی ایک کے ساتھ یا چند کے ساتھ

[1] حکیم فتح اللہ شیرازی ۔ شیراز کے رہنے والے تھے اکبر کے زمانے میں ہندوستان آئے اور انعامات واکرامات سے نوازے گئے ۔ مدت تک ہندوستان میں مقیم رہ کر اپنے وطن کو چلے گئے اور شیراز ہی میں وفات پائی ۔ کلام اللہ کی تفسیر بھی لکھی تھی مفتی عبدالسلام لاہوری (جو کہ ملا عبدالسلام دیوی کے استاذ تھے) کے استاذ تھے حسب قول مولف تاریخ جدولیہ شیعی مذہب تھے ۔ بعد کو غالباً حضرت مجددؒ کی برکت سے اصلاح عقائد کر لی تھی ۔ اسی بنا پر مکتوب (۸۵) میں ان کو نماز پنج وقتہ باجماعت کی تلقین فرمائی گئی ہے ۔

(نزہۃ الخواطر جلد ۵ و تاریخ جدولیہ)

مخصوص نہیں بلکہ کل کے کل صحابہؓ عدالت، صدق اور تبلیغ میں مساوی ہیں —— پس ان میں سے کسی پر طعن و تبرا کرنا دین پر طعن کرنا ہے، اللہ اس جرأت بے جا سے پناہ میں رکھے —— اور اگر طعن و لعنت کرنے والے یوں کہیں کہ ہم بھی بعض اصحاب کی تابعداری کرتے ہیں اور یہ کیا ضروری ہے کہ تمام اصحابؓ کے تابع ہوں سب کی تابعداری ممکن بھی نہیں ہے۔ اس لئے کہ ان کی رایوں اور طریقوں میں اختلاف ہے۔ —— میں اس کا جواب یہ دوں گا کہ بعض صحابہ کی پیروی اس وقت کارآمد ہو سکتی ہے۔ جب کہ باقی صحابہؓ میں سے کسی کا انکار اس کے ساتھ ساتھ نہ ہو۔ اور اگر کسی کا بھی انکار ہوا تو کسی کی بھی تابعداری متحقق نہ ہوگی —— مثال کے طور پر یوں سمجھو کہ حضرت امیر علیؓ بن ابی طالب نے خلفاء ثلثہ کی تعظیم و توقیر کی ہے۔ اور ان کو مقتدیٰ جان کر ان سے بیعت کی ہے۔ لہٰذا خلفاء ثلثہ سے انکار کی صورت میں حضرت امیرؓ کی تابعداری کا دعویٰ محض غلط ہے۔ بلکہ خلفاء ثلثہ سے انکار فی الحقیقت حضرت امیرؓ سے انکار اور ان کے اقوال صریح اور ان کے اعمال کا رد کرنا ہے —— رہا احتمال تقیہ، سو وہ حضرت علی شیر خداؓ کے بارے میں کرنا کس کی عقل کی بات ہے —— عقل صحیح ہرگز یہ بات تجویز نہیں کرتی کہ شیر خدا، باوجود کمال معرفت و شجاعت (تقریباً) تیس سال خلفاء ثلثہ کا بغض اپنے سینے میں چھپائے رہیں۔ اور جو بات دل میں تھی۔ اس کے برخلاف ظاہر کریں اور (نعوذ باللہ) منافقانہ انداز میں ان سے ملتے جلتے رہیں —— ادنیٰ سے ادنیٰ مسلم کے اندر بھی اس قسم کے نفاق کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ (چہ جائیکہ اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب)

غور کرو اس قسم کی باتوں سے حضرت امیرؓ کی طرف کس طرح مغلوبیت اور فریب دہی کی نسبت کی جا رہی ہے۔ اور اگر بفرض محال شیر خدا (حضرت علیؓ) کے بارے میں تقیہ تجویز کر بھی لیا جائے تو اس کا کیا جواب ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب ثلثہ کی عزت و توقیر کی ہے اور شروع سے آخر تک ان کو قابل عزت قرار دیتے رہے ہیں۔ اس مقام پر تو "تقیہ" کی کچھ بھی گنجائش نہیں نکلتی پیغمبر پر تبلیغ واجب ہے ان کی شان اقدس تک "تقیہ" کو راستہ دینا زندقیت کی منزل پر پہنچاتا ہے اللہ تعالےٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے "اے رسول آپ اس بات کی تبلیغ کیجئے جو آپ پر نازل کی گئی ہے۔ آپ کے رب کی طرف سے الخ . . . . .

یہ بات مسلم ہے کہ نبی کا خطا پر مقرر رکھنا جائز نہیں ہے۔ ورنہ اس کی شریعت کے اندر خلل پیدا ہوتا ہے —— پس جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خلفاء کی تعظیم و توقیر ہی ظاہر ہوئی۔ اس کے خلاف کوئی بات ظاہر نہ ہوئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ان کی تعظیم و توقیر کرنا خطا سے محفوظ تھا۔ اور یہ تعظیم و توقیر زوال پانے والی نہیں ہے غیر فانی ہے ——

اب میں اصل سخن کی طرف متوجہ ہو کر معترضین کے اعتراض کا جواب وضاحت سے دیتا ہوں کہ تمام صحابہؓ کی تابعداری اصول دین میں لازم ہے اور صحابہ اصول میں ہرگز کوئی اختلاف نہیں رکھتے تھے۔ اگر ان کا اختلاف ثابت ہے۔ تو وہ فروع میں ہے۔ اب جو بھی ان میں سے کسی پر طعن کرنے والا ہے۔ وہ سب کی تابعداری سے محروم ہے۔ —— صحابہؓ آپس میں اصول کے اندر متفق ہیں لیکن ان اکابرین سے انکار کی نحوست خود منکرین کو اختلاف میں ڈال دیتی ہے۔ اور اتفاق سے باہر لے آتی ہے۔ بلکہ کسی شخصیت کا انکار اس کی بات کے انکار تک پہنچا دیتا ہے —— دیکھو —— تمام صحابہؓ شریعت کے مبلغ ہیں۔ ان میں سے ہر ایک سے کچھ نہ کچھ ہم تک پہنچا ہے۔ قرآن کو بھی ہر ایک صحابی سے ایک یا ایک سے زیادہ آئتیں لے کر جمع کیا گیا ہے پس کسی ایک صحابی کا انکار اس آیت سے انکار ہے۔ جو اس سے پہنچی تھی —— اس سے واضح ہو گیا۔ کہ منکر بعض صحابہ کے لئے جمیع شریعت پر عملدرآمد میسّر نہیں ہے۔ اب نجات اور فلاح کہاں؟ —— اللہ تعالیٰ فرماتا ہے أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ

ترجمہ۔ کیا تم بعض حصہ کتاب پر ایمان لاتے ہو۔ اور بعض کا انکار کرتے ہو پس تم میں سے جو کوئی ایسا کرتا ہے۔ اس کی سزا اس کے سوا کچھ نہیں کہ دنیا میں ذلت اور قیامت کے دن سخت ترین عذاب) . . . . . پس سوچنا چاہیئے کہ ان اکابر (صحابہ) کا انکار قرآن کے انکار تک پہنچتا ہے۔ پناہ بخدا —— ایک شخص نے اہل تشیع کے ایک مجتہد سے سوال کیا کہ "قرآن حضرت عثمانؓ کا جمع کیا ہوا ہے۔ اس کے حق میں کیا اعتقاد رکھتے ہو"؟ انہوں نے جواب دیا کہ "میں قرآن کے انکار میں مصلحت نہیں دیکھتا۔ اس کا انکار ہوا تو دین درہم برہم ہو جائے گا" —— علاوہ ازیں ایک عقل سلیم رکھنے والا ہرگز یہ بات بھی جائز قرار نہیں دے سکتا۔ کہ اصحاب آنسرورؐ آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے دن ایک امر باطل پر اجتماع کر لیں —— ظاہر ہے کہ رحلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ۳۳ ہزار صحابہؓ حاضر تھے۔ انہوں نے اپنی رغبت اور خوشی سے حضرت صدیق اکبرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ ان تمام کثیر التعداد صحابہ کا ضلالت و گمراہی پر جمع ہو جانا محالات سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت سب کی سب ضلالت و گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ اور حضرت امیر علی کرم اللہ وجہہ سے جو توقف، بیعت میں ابتداءً واقع ہوا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مشورے میں حضرت امیرؓ کو بلایا نہیں گیا تھا۔ جیسا کہ حضرت امیرؓ نے فرمایا ہے۔ کہ "ہم کو غصّہ صرف اس بات پر آیا تھا۔ کہ ہم مشورہ میں طلب نہیں کئے گئے۔ ویسے ہم جانتے ہیں کہ بے شک ابوبکرؓ ہم سب سے افضل و بہتر ہے" اور حضرت امیرؓ کا مشورے میں نہ بلانا بھی کسی مصلحت پر مبنی ہوگا۔ مثلاً اہل بیت نبویؐ کی تسلّی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے صدمے میں حضرت علیؓ کی موجودگی میں بھی، اسی طرح کی اور مصلحتیں بھی ہو سکتی ہیں —— اور جو اختلافات درمیان اصحاب واقع ہوا ہے۔ وہ ہوائے نفسانی کی بنا پر نہ تھا۔ اس لئے کہ ان کے نفوس کا تزکیہ (آنحضرتؐ کے فیض صحبت سے) ہو چکا تھا۔ ان کے نفوس، نفوس مطمئنہ بن چکے تھے —— ان کی خواہشات تابع شریعت ہو گئی تھیں —— ان کا اختلاف "اجتہاد" پر اور "اعلائے حق" پر مبنی تھا۔ لہٰذا ان میں جو خطا پر بھی ہوگا۔ اس کو بھی ایک درجہ ثواب کا اللہ کے یہاں حاصل ہے۔ اور جو حق پر تھا۔ اس کے لئے دو درجے ثواب کے ہیں۔

پس زبان کو ان کے برا بھلا کہنے سے باز رکھنا چاہیئے اور سب صحابہؓ کو نیکی سے یاد کرنا چاہیئے . . . .

مکتوب (۸۱) لالہ بیگ[1] کے نام

(ترغیب بر ترویج اسلام)

اللہ تعالےٰ ہماری اور تمہاری حمیّت اسلامی میں ترقی عطا کرے ——

غربت اسلام ایک صدی سے رونما ہے۔ اہل کفر، بلاد اسلام میں کھلم کھلا احکام کفر کے

---

[1] ان کا باز بہادر اور جہانگیر قلی خاں خطاب تھا۔ جہانگیر کے اعاظم امراء میں سے تھے ۱۰۱۶ھ میں بنگالہ میں فوت ہوئے، تاریخ محمدی قلمی رضا لائبریری رامپور میں ۱۰۱۶ھ کے ماتحت ان کے متعلق یہ عبارت ہے۔ لالہ بیگ مخاطب بباز بہادر ثم بجہانگیر قلی خاں از اعاظم امراء غلامان خاص جہانگیر بادشاہ —— آخرہائے سال در بنگالہ فوت شد۔

نگاہِ لطف وکرم

(عمرالدین شاد لدھیانوی لائلپور)

کرم کیا جسے بے خود بنا دیا تونے
جو درمیاں تھا وہ پردہ اُٹھا دیا تونے

اسے گرا نہ سکیں گردشیں زمانے کی
مقام اوج پہ جس کو بٹھا دیا تونے

ترے کرم کے تصدق تری عطا کے نثار
بھٹک رہا تھا میں رستہ دکھا دیا تونے

پلا کے اپنی محبت کا جام فرحت زا
خیالِ ساغر و مینا بھلا دیا تونے

مَیں ایک بار نہ محروم تیرے در سے پھرا
جو بار بار بھی مانگا سوا دیا تونے

نگاہِ لطف وکرم سے پلک جھپکتے میں
سیاہ خانۂ دل جگمگا دیا تونے

اُلجھ رہا تھا میں غفلت کے خارزاروں میں
ہزار شکر کہ دامن چھڑا دیا تونے

گناہ گار ہوں لیکن میں شاد ہوں پھر بھی
نہ جانے کونسا مژدہ سنا دیا تونے

رائج ہونے پر ہی راضی نہیں ہیں بلکہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ احکام اسلامیہ بالکلیہ زائل ہو جائیں اور "مسلمانان" اور "مسلمانی" کا کوئی نشان ظاہر نہ ہو۔ اور نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ اگر کوئی مسلمان شعارِ اسلام کا اظہار کرتا ہے تو قتل کر دیا جاتا ہے۔ ...... (اب جہانگیر کی سلطنت کا آغاز ہے) اگر ابتداء بادشاہت میں مسلمانی رواج پا گئی۔ اور مسلمانوں نے کوئی حیثیت پیدا کر لی تو فبہا ورنہ توقف کی صورت میں مسلمانوں کا مسئلہ بڑا مشکل ہو جائے گا۔ الغیاث الغیاث ثم الغیاث الغیاث ـــــ دیکھا چاہیئے کون نصیبہ ور اس سعادت سے سعادت مند ہوتا ہے اور کونسا تاہیا اس دولت کو حاصل کرتا ہے۔

مکتوب (۸۵) میرزا فتح اللہ حکیم کے نام

(نماز باجماعت کی ترغیب میں)

...... آدمی کو جس طرح درستیٔ اعتقاد کے بغیر چارہ نہیں۔ اعمالِ صالحہ کی ادائیگی کے بغیر بھی چارہ نہیں ہے۔ اور جامع ترین عبادت اور مقرب ترین اطاعت نماز کا ادا کرنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ الصلوٰۃ عماد الدین فمن اقامھا فقد اقام الدین ومن ترکھا فقد ھدم الدین ـــ (نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز کو قائم کیا۔ اُس نے دین کو قائم کیا اور جس نے نماز کو چھوڑا اس نے دین کو ڈھا دیا) ـــ اور جس کسی کو نماز کی مواظبت و پابندی نصیب ہوتی ہے۔ اس کو فحشاء اور منکر سے بھی محفوظ رکھا جاتا ہے۔ انّ الصّلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر (بے شک نماز فحش اور بُری بات سے منع کرتی ہے) یہ آیت میری بات کی تائید کر رہی ہے ـــ اگر نماز بے حیائی اور برائی سے نہیں بچا رہی تو سمجھو کہ صورتِ نماز ہے حقیقت نماز نہیں ہے ـــ مگر جس وقت تک حقیقت حاصل نہ ہو جائے۔ صورت کو بھی ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے ـــ اگر کُل نہ مل سکے تو کُل کو چھوڑا بھی نہ جائے۔ اکرم الاکرمین (حق تعالیٰ) اگر صورت نماز ہی کا (حقیقت جیسا) اعتبار کر لے تو اس کی شان سے بھی بعید نہیں۔ پس تم پر لازم ہے۔ کہ جماعت کے ساتھ اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز کو ادا کرو۔ اس لئے کہ یہ نماز سبب نجات وفلاح ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ـــ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلوٰتِھِمْ خٰشِعُوْنَ (فلاح یاب وکامیاب ہوگئے وہ بندے جو کہ اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع کرنے والے ہیں) ......

پرچہ بروقت نہ ملنے کی اطلاع فوراً دیں۔ اگر آپ کو خدام الدین محبوب ہے تو اپنے احباب تک پہنچا کر توسیع اشاعت کا ثواب حاصل کریں۔

سُورۂ اخلاص

تراجم اور تشریحات

جناب الیم عبد الرحمٰن صاحب لدھیانوی شیخوپورہ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

ترجمہ	مترجم
(۱) بگو خدا یگانہ است	حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ
(۲) کہہ اے محمدؐ وہ اللہ ایک ہے	" شاہ رفیع الدین صاحبؒ
(۳) تو کہہ وُہ اللہ ایک ہے	" شاہ عبدالقادر صاحبؒ
(۴) آپ ان لوگوں سے کہدیجئے کہ وہ یعنی اللہ اپنے کمال ذات وصفات میں ایک ہے	" مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ
(۵) اے نبی کہہ دو کہ اللہ یگانہ ہے۔	" مولانا عبدالحق صاحب تفسیر حقانی
(۶) اللہ کی ذات یگانہ ہے	" مولانا آزادؒ
(۷) کہو وہ ذات پاک جس کا نام اللہ ہے ایک ہے	" خواجہ محمد عبدالحی فاروقی

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝

ترجمہ	مترجم
(۱) خدا بے نیاز است	حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ
(۲) اللہ بے احتیاج ہے	" شاہ رفیع الدین صاحبؒ
(۳) اللہ نرادھار (بے نیاز) ہے	" شاہ عبدالقادر صاحبؒ
(۴) اللہ ایسا بے نیاز ہے کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور اسکے سب محتاج ہیں	" مولانا اشرف علی صاحبؒ
(۵) اللہ بے نیاز ہے	" مولانا عبدالحق صاحبؒ
(۶) بے نیاز ہے اسے کسی کی حاجت نہیں	" مولانا آزاد
(۷) اور وہ معبود برحق بے نیاز ہے	خواجہ محمد عبدالحی فاروقی

آیت ۳ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝

ترجمہ	مترجم
(۱) نہ زاد و نہ زادہ شد	حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ
(۲) نہیں جنا اُس نے اور نہ جنا گیا	" شاہ رفیع الدین صاحبؒ
(۳) نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنا	" شاہ عبدالقادر صاحبؒ
(۴) اس کی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے	" مولانا اشرف علی صاحبؒ
(۵) نہ کوئی اس سے پیدا ہوا نہ وہ کسی سے	" مولانا عبدالحق صاحبؒ
(۶) نہ تو اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا	" مولانا آزاد
(۷) نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا	خواجہ محمد عبدالحی فاروقی

آیت ۴ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝

ترجمہ	مترجم
(۱) و نیست ہیچ کس اورا ہمسر	حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ
(۲) اور نہیں ہے واسطے اس کے برابری کرنے والا کوئی	" شاہ رفیع الدین صاحبؒ
(۳) اور نہیں ہے اس کے جوڑ کا کوئی۔	" شاہ عبدالقادر صاحبؒ
(۴) اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے	حضرت مولانا اشرف علی صاحبؒ
(۵) اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے	" مولانا عبدالحق صاحبؒ
(۶) اور نہ کوئی ہستی اس کے درجے اور برابری کی ہوئی	مولانا آزادؒ
(۷) اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔	خواجہ محمد عبدالحی فاروقی

نتیجہ

جب خداوند قدوس سے اعلےٰ، اُس کے برابر اور اس کے قائم مقام کوئی قوت نہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔ دُنیا میں جس قدر بادشاہ اور حکمران ہیں۔ ان سب کو اللہ نے پیدا کیا ہے۔ گویا ایک ادنےٰ ترین انسان اور شاہنشاہ اعظم دونوں برابر ہیں۔ اس اسلامی توحید کو مان لینے کے بعد ہر شخص کی ہمت بڑھ جائے گی اور اس کے دل میں امنگ پیدا ہوگی کہ میں ترقی کر کے بادشاہ کے درجہ تک پہنچ جاؤں۔ پس دنیا میں اگر کوئی عقیدہ اعلےٰ ترین ہمت واستقلال اور ولولۂ عمل پیدا کر سکتا ہے تو وہ صرف عقیدۂ توحید ہے اور اس کو اصلی صورت میں صرف اسلام ہی نے پیش کیا ہے۔

فضائل سُورہ اخلاص

اس سورۂ مبارکہ کے بہت کچھ فضائل ہیں:-

(۱) امام بخاریؒ واحمدؒ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ یہ سورۃ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(۲) امام احمدؒ و نسائیؒ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جس نے یہ سورہ پڑھی۔ گویا اس نے تہائی قرآن مجید پڑھا۔ تہائی کے برابر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مضامین قرآن مجید تین قسم کے ہیں (۱) توحید وصفات باری تعالےٰ (۲) کیفیت افعال عباد (معاملات) (۳) قیامت اور وہاں کے حالات (معاد)

سو اس سورہ مبارکہ میں توحید وصفات پورے ہیں۔

(۳) امام بخاریؒ ومسلم نے روایت کی ہے کہ آپ نے چند اشخاص کو جہاد میں بھیجا۔ ان کا امام نماز میں جب قرأت تمام کرتا تو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پر کرتا۔ لوگوں نے واپس آکر آنحضرتؐ سے ذکر کیا آپؐ نے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ وُہ ایسا کیوں کرتا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ اس میں حق سبحانہٗ کی صفات ہیں۔ اس لئے میں اس کو دوست رکھتا ہوں آپؐ نے فرمایا کہ اس کو خبر کر دو کہ خدا تجھ کو دوست رکھتا ہے۔

(مشکوٰۃ فضائل قرآن)

(۴) حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ نبی اکرمؐ کی خدمت شریف میں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں سورہ اخلاص کو بہت محبوب رکھتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا اس سورۃ کو محبوب رکھنا تم کو بخشوائے گا۔ اور جنت میں داخل کرائیگا (مشکوٰۃ)

(۵) حضرت انسؓ کہتے ہیں نبی کریمؐ نے فرمایا جو شخص روزانہ دو سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے گا۔ اللہ تعالےٰ سوائے حقوق العباد قرض وغیرہ کے اس کے پچاس سال کے گناہ معاف فرمائے گا۔

(۶) حضرت انسؓ کہتے ہیں نبی کریمؐ نے فرمایا جو شخص سونے کے لئے لیٹے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ کر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۱۰۰ مرتبہ پڑھے اگر ایسا کرے گا تو اللہ تعالےٰ قیامت کے روز اس سے فرمائے گا۔ میرے بندے اپنی داہنی جانب سے جنت میں چلا جا۔

(۷) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ نبی اقدسؐ نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے سُنا۔ فرمایا واجب ہو گئی۔ دریافت کیا گیا یا رسول اللہؐ کیا واجب ہو گئی۔ فرمایا جنت (مشکوٰۃ)

(۸) حضرت سعید ابن مسیبؓ کہتے ہیں رسول کریمؐ نے فرمایا۔ جس نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ دس مرتبہ پڑھی۔ اس کے واسطے جنت میں ایک مکان تیار کیا جائے گا۔ اور جس نے بیس مرتبہ پڑھی اس کے واسطے جنت میں دو مکان تیار کئے جائیں گے اور جس شخص نے تین مرتبہ پڑھی۔ اس کے واسطے جنت میں تین مکان تیار کئے جائیں گے۔ حضرت ابن عمر خطابؓ کہتے ہیں یارسول اللہؐ اس صورت سے تو ہمارے بہت سے مکان ہو جائیں گے حضورؐ نے فرمایا زیادہ کئے جاؤ اور تعجب نہ کرو
(مشکوٰۃ باب فضائل قرآن)

(۹) حضرت علی ابن ابی طالبؓ فرماتے ہیں۔ کہ جس شخص نے سفر کیا اور گھر سے نکلتے ہی دس دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ لی۔ خدا تعالیٰ اس سے اس سفر کی برائی ہٹا دے گا۔

(۱۰) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والسلام فرماتے ہیں جو شخص ایک دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے گا۔ تب تو خاص اُسی کے لئے آسمان سے برکت نازل ہوگی۔ اور جو دو دفعہ پڑھے گا۔ تو اس پر اور اُس کے تمام گھر والوں پر برکت اُترے گی اور جو شخص تین دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے گا۔ اُس پر اور اُس کے تمام گھر والوں اور اُس کے سب پڑوسیوں پر برکت الٰہی اُترے گی۔

(۱۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص ہر دن چالیس دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے گا۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے دوزخ کے پُل پر ایک روشن اور چمکیلا منارہ کھڑا کر دے گا۔ تاکہ یہ پُل پر سے نہایت ہی سہولت اور آسانی کے ساتھ عبور کر جائے۔

(۱۲) ایک شخص نے جناب رسول خداؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کم رزق کی شکایت کی۔ فرمایا۔ جب تو اپنے گھر آیا کرے تو گھر والوں کو سلام کیا کر اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا کر۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس پر رزق کی برکتیں انڈیل دیں اور روزی کے دروازے کھول دیئے۔

(۱۳) حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں۔ ایک شخص نے کسی دوسرے شخص کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مکرر پڑھتے سنا۔ صبح کو وہ حضور انورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس سورت کو حقیر اور عمل قلیل خیال کرنے کی وجہ سے حضور انورؐ کے سامنے عرض کیا، حضور انورؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ یہ سورت اگرچہ دیکھنے میں چھوٹی ہے۔ لیکن تہائی قرآن کے برابر ہے
(تجرید بخاری)

(۱۴) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ جب رسول کریمؐ شب کو بستر پر آرام لینے کے واسطے بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر ان کے درمیان قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پھونکتے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو جسم مبارک پر جہاں تک پہنچ سکتے۔ پھیر لیا کرتے اس کے بعد چہرے اور جسم کے اگلے حصہ پر پھیر لیا کرتے۔ تین مرتبہ حضورؐ یہی کیا کرتے۔ (تجرید بخاری)

تفسیر (۱) جو لوگ اللہ کی نسبت پوچھتے ہیں کہ وہ کیسا ہے۔ اُن سے کہہ دیجئے کہ وہ ایک ہے جس کی ذات میں کسی قسم کے تعدد و تکثر (تعداد اور کثرت) اور دُوئی کی گنجائش نہیں۔ نہ اس کا کوئی مقابل نہ مشابہ، اس میں مجوس کے عقیدہ کا رد ہو گیا۔ جو کہتے ہیں کہ خالق دو ہیں۔ خیر کا خالق یزداں۔ اور شر کا اہرمن نیز ہنود کی تردید ہوئی جو تینتیس ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کو خدائی میں حصہ دار ٹھہراتے ہیں۔

صمد کی تفسیر کئی طرح کی گئی ہے۔ طبرانی ان سب کو نقل کر کے فرماتے ہیں یہ سب معانی صحیح ہیں اور یہ سب ہمارے رب کی صفات ہیں۔ وُہی ہے جس کی طرف تمام حاجات میں رجوع کیا جاتا ہے۔ یعنی سب اس کے محتاج ہیں۔ وہ کسی کا محتاج نہیں اور وہی ہے جسکی بزرگی اور فوقیت تمام کمالات اور خوبیوں میں انتہا کو پہنچ چکی ہو اور وُہی ہے جو کھانے پینے کی خواہشات سے پاک ہے اور وہی ہے جو خلقت کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت صمدیت ہے۔ ان جاہلوں پر رد ہوا جو کسی غیر اللہ کو کسی درجہ میں مستقل اختیار رکھنے والا سمجھتے ہیں۔ نیز آریوں کے عقیدہ مادہ و روح کی تردید بھی ہوئی۔ کیونکہ اُن کے اصول کے موافق اللہ تو عالم کے بنانے میں ان دونوں کا محتاج ہے اور یہ دونوں اپنے وجود میں اللہ کے محتاج نہیں (العیاذ باللہ) نہ کوئی اسکی اولاد، نہ وہ کسی کی اولاد۔ اس میں ان لوگوں کا رد ہوا جو حضرت مسیح کو یا حضرت عزیرؑ کو خدا کا بیٹا اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں۔ نیز جو لوگ مسیح کو یا کسی بشر کو خدا مانتے ہیں۔ اُن کی تردید لَمْ يُوْلَدْ میں کر دی گئی۔ یعنی خدا کی شان یہ ہے کہ اس کو کسی نے جنا نہ ہو اور ظاہر ہے حضرت مسیحؑ ایک پاکباز عورت (حضرت مریمؑ) کے پیٹ سے پیدا ہوئے پھر وہ خدا کس طرح ہو سکتے ہیں؟ جب اس کے جوڑ کا کوئی نہیں تو جورو یا بیٹا کہاں سے ہو؟ اس جملہ میں ان اقوام کا رد ہو گیا۔ جو اللہ کی کسی صفت میں کسی مخلوق کو اس کا ہمسر ٹھہراتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض گستاخ تو اس سے بڑھ کر یہ صفات دوسروں میں ثابت کر دیتے ہیں۔ یہود کی کتابیں اٹھا کر دیکھو ایک دنگل میں خدا کی کشتی یعقوب علیہ السلام سے ہو رہی ہے اور یعقوب خدا کو پچھاڑ دیتے ہیں۔ (العیاذ باللہ)
(حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)

سبب نزول یہ ہے کہ ایک بار مشرکین نے آنحضرتؐ سے کہا کہ اپنے رب کا حسب و نسب بیان کیجئے اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔

تفسیر ۲۔ آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ وہ یعنی اللہ اپنے کمال ذات و صفات میں ایک ہے۔ کمال ذات یہ کہ واجب الوجود ہے اور کمال صفات یہ کہ علم و قدرت وغیرہ اس کے قدیم اور محیط ہیں۔ اور اللہ ایسا بے نیاز ہے کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور اس کے سب محتاج ہیں۔ اس کے اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔

فائدہ:۔ منکرین توحید کئی قسم کے ہیں (۱) منکر وجود (۲) منکر وجوب (۳) منکر کمال صفات (۴) مشرک فی العبادت۔ ان سب کا ابطال اَللّٰهُ اَحَدٌ میں ہو گیا۔ مشرک فی الاستعانت اس کا ابطال اَللّٰهُ الصَّمَدُ میں ہو گیا۔ پس جملہ اولیٰ میں مضمون اِيَّاكَ نَعْبُدُ اور جملہ ثانیہ میں اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کا داخل ہو گیا۔ مدعی ابنا و بنات (بیٹے اور بیٹیاں) کا ابطال لَمْ يَلِدْ میں ہو گیا۔ معتقد الوہیت بعضے بشر و جنات کا ابطال لَمْ يُوْلَدْ میں ہو گیا۔ یعنی یہ لوگ مولود ہیں۔ حق تعالیٰ مولود نہیں۔ کیونکہ مستلزم حدوث ہے۔ معتقد مماثلت جیسے مجوس کہ یزداں اور اہرمن کے قائل ہیں۔ اس کا ابطال لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (واللہ اعلم)۔ یہ تمام صورت باوجود اپنے اختصار کے انواع معارف و عقائد توحید پر مشتمل ہے۔ (بیان القرآن)

واجب الوجود ایسی ہستی کو کہتے ہیں یا ایسی موجود شئے کو کہتے ہیں۔ جس کا موجود ہونا واجب یعنی ضروری ہو اور اس کا عدم (نیستی) محال ہو جو واجب الوجود ہو گا وہ ہمیشہ سے ہو گا اور ہمیشہ رہے گا۔ نہ اس کی ابتدا ہو گی نہ انتہا اور کسی وقت اس کی نیستی نہ ہو سکے گی۔ اور وہ خود بخود موجود ہو گا کیونکہ جو چیز کسی دوسرے کے پیدا کرنے سے پیدا ہو اور وجود میں آئے وہ واجب الوجود نہیں ہو سکتی۔ پس اسلامی تعلیم کے بموجب اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ اس کے سوا عالم کی کوئی چیز واجب الوجود نہیں۔ خدا تعالیٰ چونکہ واجب الوجود ہے اور واجب الوجود کا اپنی ذات میں کامل ہونا ضروری ہے تو اس کمال ذاتی کے لئے جن جن صفتوں کا اس میں ہونا ضروری ہے۔ وہ سب اس کے لئے ثابت ہیں۔ انہی صفتوں کو صفات کمالیہ کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ اس لئے اپنے کسی کام میں کسی دوسرے شخص یا دوسری چیز کا محتاج نہیں ہوتا۔

صفات کمالیہ یہ ہیں (۱) وحدت (۲) قدم یا وجوب وجود (۳) حیوٰۃ (۴) قدرت (۵) علم (۶) ارادہ (۷) سمع یعنی سننا (۸) بصر دیکھنا (۹) کلام (۱۰) خلق (۱۱) تکوین وغیرہ

وحدت کے معنی ایک ہونا۔ یہ خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ اپنی ذات میں بھی ایک ہے اور صفات میں بھی یکتا ہے اور توحید کے معنی خدا کو

ایک سمجھنا یا اس کے ایک ہونے کا یقین اور اقرار کرنا
قدم کے معنی قدیم ہونا۔ یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا اور وجوب وجود کے معنی واجب الوجود ہونا

ازلی - جس چیز کی ابتداء نہ ہو یعنی ہمیشہ سے ہو اسے ازلی کہتے ہیں۔

ابدی - جس چیز کی انتہا نہ ہو۔ یعنی ہمیشہ رہے اسے ابدی کہتے ہیں۔ پس خدا تعالےٰ ازلی بھی ہے اور ابدی بھی ہے اور یہی معنی قدیم ہونے کے ہیں

حیوٰۃ کے معنی زندگی کے ہیں۔ یعنی خدا تعالےٰ زندہ ہے۔ زندگی کی صفت اس کے لئے ثابت ہے۔

قدرت - قدرت کے معنی طاقت کے ہیں یعنی عالم کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے اور پھر فنا کرنے اور پھر موجود کرنے کی (طاقت) رکھتا ہے

علم کے معنی جاننا۔ خدا تعالیٰ تمام چیزوں کا جاننے والا ہے۔ اس کے علم سے کوئی چیز چھوٹی ہو یا بڑی نکلی ہوئی نہیں۔ ذرہ ذرہ کا اسے علم ہے۔ ہر چیز کو اس کے وجود سے پہلے اور معدوم ہونے کے بعد بھی جانتا ہے۔ اندھیری رات میں کالی چیونٹی کے چلنے میں اس کے پاؤں کی حرکت کو بخوبی جانتا اور دیکھتا ہے انسان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں وہ خدا کے علم میں سب روشن ہیں۔ علم غیب خاص خدا تعالےٰ کی صفت ہے۔

ارادہ کے معنی اپنے اختیار سے کام کرنا یعنی خدا تعالےٰ جس چیز کو چاہتا ہے اپنے اختیار سے نیست کرتا ہے۔ دنیا کی تمام باتیں اس کے اختیار اور ارادے سے ہوتی ہیں۔ عالم کی کوئی چیز اس کے اختیار اور ارادے سے باہر نہیں۔ وہ کسی کام میں مجبور نہیں ہے۔

سمع و بصر - سمع کے معنی سننا اور بصر کے معنی دیکھنا۔ یعنی خدا تعالےٰ ہر بات کو سنتا اور ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ لیکن مخلوق کی طرح اس کے کان نہیں ہیں۔ اور نہ مخلوق کی طرح اس کی آنکھیں ہیں۔ نہ اس کے کانوں اور آنکھوں کی کوئی شکل اور صورت ہے۔ ہلکی سے ہلکی آواز کو سنتا ہے اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کو دیکھتا ہے اس کے سننے اور دیکھنے میں نزدیک دور اور اندھیرا اجالے کا کوئی فرق نہیں۔

کلام - کلام کے معنی بولنا۔ بات کرنا خدا تعالیٰ کے لئے یہ صفت بھی ثابت ہے۔ لیکن اس کے لئے مخلوق جیسی زبان نہیں ہے۔ وہ زبان کا محتاج نہیں

خلق اور تکوین - خلق کے معنی پیدا کرنا اور تکوین کے معنی وجود میں لانا۔ خدا تعالیٰ ہی تمام عالم کا پیدا کرنے والا اور وجود میں لانیوالا ہے ان کے علاوہ مارنا۔ زندہ کرنا۔ رزق دینا۔ عزت و ذلت دینا وغیرہ صفات ازلی ابدی اور قدیم ہیں

خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کے عقیدے

(۱) خدا تعالےٰ ایک ہے (۲) خدا تعالیٰ ہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے اور اس کے سوائے کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ (۳) اس کا کوئی شریک نہیں (۴) وہ ہر بات کو جانتا ہے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں (۵) وہ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے (۶) اسی نے زمین۔ آسمان۔ چاند سورج ستارے۔ فرشتے۔ آدمی۔ جن۔ غرض تمام جہان کو پیدا کیا اور وہی تمام دنیا کا مالک ہے (۷) وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے یعنی مخلوق کی زندگی اور موت اسی کے حکم سے ہوتی ہے (۸) وہی تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے (۹) وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے (۱۰) وہ خود بخود ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ (۱۱) اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ (۱۲) نہ اس کا باپ ہے نہ بیٹا۔ بیٹی۔ نہ بیوی۔ نہ کسی سے اس کا رشتہ ناتہ۔ وہ ان تمام تعلقات سے پاک ہے۔ (۱۳) سب اس کے محتاج ہیں۔ وہ کسی کا محتاج نہیں اور اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں۔ (۱۴) وہ بے مثل ہے کوئی چیز اس کے مشابہ یعنی اس جیسی نہیں (۱۵) وہ تمام عیبوں سے پاک ہے (۱۶) وہ مخلوق جیسے ہاتھ۔ پاؤں۔ ناک۔ کان۔ اور شکل وصورت سے پاک ہے۔ اس نے فرشتوں کو پیدا کر کے دنیا کے انتظاموں اور خاص خاص کاموں پر مقرر فرما دیا ہے (۱۷) اس نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے کہ لوگوں کو سچا مذہب سکھائیں اچھی باتیں بتائیں اور بری باتوں سے بچائیں۔

(حضرت مفتی کفایت اللہ صاحبؒ)

(۱) خدا ایک ہے (۲) سارا جہان فقط اسی اکیلے نے بنایا ہے (۳) سارے جہان کا فقط وہی مالک ہے (۴) سارے جہان کا انتظام فقط اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے (۵) رزق کا انتظام اسی کے قبضہ میں ہے (۶) غیب دان فقط اللہ تعالیٰ ہی ہے (۷) اولاد دینا فقط اللہ تعالےٰ ہی کا کام ہے۔ (۸) فقط اللہ تعالےٰ ہی کو سجدہ کرو۔

یہ نتائج قرآن حکیم کی آیات کے ہیں۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ ان چیزوں پر ایمان لائے اور مرتے دم تک ان عقائد میں خلل نہ آئے۔ ورنہ توحید خالص نہیں رہے گی۔ اور اگر خدانخواستہ توحید میں شرک کی ملاوٹ ہوگئی تو وہ شخص ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہے گا۔ باقی باقی

جناب محمد شفیع عمر الدین صاحب (ٹھٹھہ)

ناپسندیدۂ خدا تعالےٰ

(۴)

تکبّر

متکبر، سرکش خدا کے نافرمانوں کو قارون کے انجام سے سبق لینا چاہیئے۔

اِنَّ قَارُوْنَ کَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰی فَبَغٰی عَلَیْھِمْ ص وَاٰتَیْنٰہُ مِنَ الْکُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَہٗ لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَۃِ اُولِی الْقُوَّۃِ ق اِذْ قَالَ لَہٗ قَوْمُہٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ ○ (القصص آیت ۷۶ ع ۸ - پ ۲۰)

ترجمہ - بے شک قارون موسیٰؑ کی قوم میں سے تھا - پھر ان پر اکڑنے لگا - اور ہم نے اسے اتنے خزانے دیے تھے کہ اس کی کنجیاں ایک طاقتور جماعت کو اٹھانی مشکل ہوتیں - جب اس سے اس کی قوم نے کہا اِترا مت، بے شک اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا

حاشیہ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رح :-

(۱) رکوع سابق کے آغاز میں دنیا کی بے ثباتی اور حقارت، آخرت کے مقابلہ میں بیان کی گئی تھی - بعدہٗ ذکر آخرت کی مناسبت سے کچھ احوال عالم آخرت کے بیان ہوئے - رکوع حاضر میں پھر اصل مضمون کی طرف عود کیا گیا ہے - اور اسی دعوٰے کے استشہاد میں قارون کا قصہ سنایا جاتا ہے - کہتے ہیں قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچا زاد بھائی تھا - اور فرعون کی پیشی میں رہتا تھا، جیسا ظالم حکومتوں کا دستور ہے کہ کسی قوم کا خون چوسنے کے لئے انہی کے بعض افراد کو اپنا آلہ کار بنا لیتے ہیں - فرعون نے بنی اسرائیل میں سے اس ملعون کو چن لیا تھا - قارون نے اس وقت موقع پاکر دونوں ہاتھوں سے خوب دولت سمیٹی اور دنیوی اقتدار حاصل کیا - جب بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیر حکم آئے اور فرعون غرق ہوا تو اس کی مالی ترقی کے ذرائع مسدود ہوگئے اور سرداری جاتی رہی - اس حسد و غیظ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دل میں خلش رکھنے لگا - تاہم ظاہر میں مومن بنا ہوا تھا - تورات بہت پڑھتا رہتا تھا - مگر دل صاف نہ تھا - حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی خداداد عزت، وجاہت دیکھ کر جلتا اور کہتا کہ آخر میں ان ہی کے چچا کا بیٹا ہوں - یہ کیا معنیٰ کہ وہ دونوں تو نبی اور مذہبی سردار بن جائیں - مجھے کچھ بھی نہ ملے - کبھی مایوس ہوکر شیخی مارتا کہ انہیں نبوت مل گئی تو کیا ہوا - میرے پاس مال و دولت کے اتنے خزانے ہیں جو کسی کو میسّر نہیں - حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا - تو لوگوں سے کہنے لگا - کہ اب تک تو موسیٰ علیہ السلام جو احکام لائے ہم تم نے برداشت کئے - مگر کیا تم یہ بھی برداشت کرلوگے کہ وہ ہمارا مال بھی ہم سے وصول کرنے لگے - کچھ لوگوں نے اس کی تائید میں کہا - نہیں، ہم برداشت نہیں کر سکتے - آخر ملعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بدنام کرنے کی ایک گندی تجویز سوچی - کسی عورت کو بہکا سکھلا کر آمادہ کیا کہ بھرے مجمع میں جب موسیٰ علیہ السلام زناء کی حد بیان فرمائیں تو اپنے ساتھ ان کو متہم کرنا - چنانچہ یہ عورت مجمع میں کہہ گزری - جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو شدید قسمیں دیں اور اللہ کے غضب سے ڈرایا تو اس کا دل ڈرا - تب اس نے صاف کہہ دیا کہ قارون نے مجھ کو سکھایا تھا - اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بد دعا سے وہ مع اپنے گھر اور خزانوں کے زمین میں دھنسا دیا گیا -

(۲) (ان اللہ یحب الفرحین) یعنی اس فانی و زائل دولت پر کیا اترانا ہے جس کی وقعت اللہ کے ہاں پر پشہ کے برابر بھی نہیں - خوب سمجھ لو کہ خدا تعالےٰ کو اکڑنے اور اترانے والے بندے اچھے معلوم نہیں ہوتے - اور جو چیز مالک الملک کو نہ بھائے - اس کا نتیجہ بجز تباہی اور ہلاکت کے اور کیا ہے -"

دغاباز

(۱) وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِیَانَۃً فَانْبِذْ اِلَیْھِمْ عَلٰی سَوَآءٍ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ ○ (الانفال آیت ۵۸ - ع ۷ - پ ۱۰)

ترجمہ اور اگر تمہیں کسی قوم سے دغابازی کا ڈر ہو - تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو - ایسی طرح پر کہ تم اور وہ برابر ہو جاؤ - بے شک اللہ دغابازوں کو پسند نہیں کرتا -

ارشاد ہوتا ہے کہ اے نبیؐ اگر کسی کے ساتھ تمہارا عہد و پیمان ہوا ہو اور تمہیں خوف ہو کہ وہ بدعہدی اور وعدہ خلافی کریں گے تو تمہیں اختیار دیا جاتا ہے کہ برابر کی حالت میں عہدنامہ توڑ دو - اور انہیں اطلاع کر دو - تاکہ وہ صلح کے خیال میں نہ رہیں - کچھ دن پہلے ہی انہیں خبر کردو - اللہ خیانت کو ناپسند فرماتا ہے - کافروں سے بھی خیانت نہ کرو" (ابن کثیرؒ)

(۲) وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَھُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا ج (النساء آیت ۱۰۷)

ترجمہ - اور ان لوگوں کی طرف سے مت جھگڑو جو اپنے دل میں دغا رکھتے ہیں. جو شخص دغاباز گنہگار ہو بے شک اللہ اُسے پسند نہیں کرتا -

حاصل یہ نکلا - دغاباز اللہ کو نہیں بھاتے، اور ہمیں کسی دغاباز کی حمایت نہیں کرنی چاہیئے -

فساد

اللہ تعالےٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا -

(۱) وَابْتَغِ فِیْمَآ اٰتٰکَ اللّٰہُ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَکَ مِنَ الدُّنْیَا وَاَحْسِنْ کَمَآ اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ○ (القصص آیت ۷۷)

ترجمہ۔ اور جو کچھ تجھے اللہ نے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر حاصل کر۔ اور اپنا حصہ دنیا میں نہ بھول۔ اور بھلائی کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ بھلائی کی ہے۔ اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو۔ بے شک اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

قوم کے بھلے لوگوں کی قارون کو یہ نصیحت تھی کہ اللہ تعالےٰ نے جو دھن دولت تجھے دیا ہے اُسے جائز طور سے استعمال کر۔ ہر حقدار کا حق ادا کر دین کی مخالفت نہ کر۔ تاکہ تیری دین و دنیا دونوں سنور جائیں۔ مگر افسوس اس مفسد کو مال و دولت کے نشے نے برباد کرکے ہی چھوڑا۔ ان خیرخواہوں کی ایک بات نہ سُنی۔ اس واقعہ سے سرمایہ داروں کو عبرت پکڑنی چاہیئے۔

(۲) وَإِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ؁ (البقرہ آیت ۲۰۵)

ترجمہ۔ اور جب پیٹھ پھیر کر جاتا ہے۔ تو ملک میں فساد ڈالتا اور کھیتی اور مویشی کو برباد کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

(۱) فساد پھیلانا۔

(۲) فصلوں کا تباہ کرنا۔

(۳) حیوانوں کی نسل برباد کرنا۔

یہ تینوں منافق کی بدخصلتیں ہیں جنھیں اللہ پسند نہیں فرماتا۔

(۳) وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللّٰهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ؁

(المائدہ آیت ۶۴ ع ۹ - پ ۶)

ترجمہ۔ اور یہود کہتے ہیں اللہ کا ہاتھ بند ہو گیا ہے۔ انہیں کے ہاتھ بند ہوں اور انہیں اس کہنے پر لعنت ہے۔ بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں جس طرح چاہے خرچ کرتا ہے۔ جو کلام تیرے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے۔ وہ ان میں سے اکثر لوگوں کی سرکشی اور کفر میں زیادتی کا باعث بن گیا۔ اور ہم نے ان کے درمیان قیامت تک عداوت اور دشمنی ڈال دی ہے۔ جب کبھی لڑائی کی آگ سلگاتے ہیں۔ تو اللہ اس کو بجھا دیتا ہے۔ یہ زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

یہود کے شرو فساد کی وجہ سے جب اللہ تعالےٰ نے ان کی روزی تنگ فرمائی تو انہوں نے اللہ کے حضور میں گستاخی کی۔ کفریہ کلمات بولنے لگے کہ اللہ کا ہاتھ بند ہو گیا۔ یعنی اللہ تنگ دست ہو گیا۔ بقول حضرت شاہ صاحبؒ اللہ کے دونوں ہاتھ قہر کا اور مہر کا کھلے ہیں۔ قہر کا ہاتھ یہود اور مہر کا اس کے فرمانبردار مسلمانوں پر۔

ناشکر گزار

(۱) مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ؁ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ؁

(الروم - آیت ۴۵)

ترجمہ۔ جس نے کفر کیا سو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے۔ اور جس نے اچھے کام کئے تو وہ اپنے لئے سامان کر رہے ہیں تاکہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اللہ انہیں اپنے فضل سے بدلہ دے۔ بے شک اللہ ناشکروں کو پسند نہیں کرتا۔

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں "نافرمان پر نافرمانی کا اثر بد پڑے گا۔ اور نیکوکار اپنے لئے ٹھکانا بنا رہے ہیں۔ ایمانداروں کو اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے جزائے خیر عطا فرمائے گا۔"

(۲) يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ؁ (البقرہ - آیت ۲۷۶)

ترجمہ۔ اللہ سود کو مٹاتا ہے۔ اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ اور اللہ کسی ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔

سود خوار کو اللہ تعالےٰ نہیں چاہتا سود خواری کا نتیجہ بربادی ہے۔

جہاد

(۱) وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ؁ (البقرہ آیت ۱۹۰)

ترجمہ۔ اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑیں۔ اور زیادتی نہ کرو۔ بیشک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

زیادتی کی باتوں کی فہرست ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) احکام الہٰی کی خلاف ورزی کرنا۔

(۲) مثلہ کرنا یعنی ناک، کان وغیرہ کا کاٹنا

(۳) غنیمت کے مال میں خیانت کرنا یا چوری کرنا۔

(۴) عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا۔

(۵) بڑے بوڑھے جو لڑنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ اور جنگ میں شرکت نہ کریں ان کو قتل کرنا۔

(۶) درویشوں اور تارک الدنیا لوگوں کو قتل کرنا۔

(۷) بلامصلحت جنگی درخت کاٹنا۔ یا حیوانوں کو ضائع کرنا

(۸) بدعہدی کرنا۔

(ابن کثیرؒ)

بے جا خرچ

وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ؁

(الانعام - آیت ۱۴۱)

ترجمہ۔ اور اسی نے وہ باغ پیدا کئے ہیں جو چھتوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور جو نہیں چڑھائے جاتے۔ اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن کے پھل مختلف ہیں اور زیتون اور انار پیدا کئے۔ جو ایک دوسرے سے مشابہ اور جدا جدا بھی ہیں۔ ان کے پھل کھاؤ جب وہ پھل لائیں اور جس دن اُسے کاٹو اس کا حق ادا کرو اور بے جا خرچ نہ کرو۔ اور بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

باغات میں انواع و اقسام کے پھل اللہ تعالیٰ پیدا فرماتا ہے۔ اس کا حکم ہے:۔

(۱) کاٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو (بارانی میں دسواں اور جس میں پانی دیا جائے بیسواں حصہ دینا واجب ہے) اس کے علاوہ اس موقع پر اگر کوئی مفلس اور فقیر پہنچ جائے تو اسے کچھ دے دیا جائے

(۲) بے جا خرچ نہ کرو، فضول خرچی اور بے موقع خرچ سے بچو۔ کیونکہ بے جا اڑانے والوں کو اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا۔

(باقی صفحہ ۱۷ پر)

عہد حاضر کا انسان ___ قہر الٰہی کی زد میں

جناب محمد عبید اللہ صاحب مسلم آباد (گجرات)

دست قدرت نے اپنے انداز خاص سے کائنات کو ایک اشارہ کیا۔ اس اشارہ کے ساتھ ہی خاک کے منتشر ذرات آپس میں پیوست ہو گئے۔ اور ان ذرات کے پیوست ہونے سے ایک خوشنما مورت بنی۔ جسے انسان کا نام دیا گیا۔ اس خاکی مورت نے جب جان و جسم کا دلفریب لباس پہنا۔ تو آپے میں نہ رہی۔ اپنی حقیقت کو بھلا دیا۔ اور نئی نئی صورتوں میں دُنیا کے سامنے آئی۔ یہ خاکی مورت یعنی انسان کبھی غرور و نخوت اور جنگ و جدل کا افسانہ بنا تو کبھی فرعون و ہامان اور قارون کی صورت میں داستان عبرت!

بیسویں صدی کے انسان کو ایک نئی صورت میں دیکھا گیا۔ یہ مہذب انسان دُنیا کے پلیٹ فارم پر کھڑا لکچر دے رہا تھا کہ مذہب نام ہے اس بیماری کا جو دُنیا کو تباہ کرنے کے لئے پھیلائی گئی ہے۔ مذہب نام ہے بے سرو پا اور خلاف عقل قصے کہانیوں کا۔ مذہب نام ہے اس وحشت و بربیت کا جس کے ذریعہ مہذب انسان کو ہیبت ناک قصے سُنا کر ڈرایا جائے۔ اور انسانی دلوں کو عذاب الٰہی کے من گھڑت افسانوں سے کمزور بنایا جائے۔ ایک فرضی اور قیاسی خدا کے روبرو خواہ مخواہ انسان کو جھکایا جائے۔ اور اس کے قہر سے غریب انسان کو لرزہ بر اندام کیا جائے۔ اگر عذاب الٰہی اور قہر الٰہی حقیقت ہیں۔ تو اب طوفان نوح کیوں نہیں آتا۔ کسی فرعون کو دریائے نیل میں کیوں غرق نہیں کیا جاتا اب عصائے موسوی کہاں ہیں۔ دم عیسٰی کدھر گیا۔ اگر یہ سب چیزیں درست ہیں تو اس زمانہ میں ہم کو کیوں نہیں دکھائی دیتیں۔ کیا سائنس کی قوتوں سے گھبرا کر نظام الٰہی بدل گیا ہے۔

قدرت الٰہی نے مشت بھر خاک کی یہ جرأت دیکھی تو مسکرائی وہ ابھی مسکرا ہی رہی تھی۔ دُنیا نے دیکھا ایک کالے رنگ والے لکچرار کی طرف ایک سفید رنگ کا انسان بڑھا اور اس نے کالے رنگ کے انسان کی ٹھوکروں سے تواضع کرتے ہوئے کہا تم ہی جیسے مفرودں نے مشرق میں ہڑتال اور منافرت کی وبا پھیلائی ہے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج شہر شہر ہڑتال ہے مجھے قلی نہیں ملتا۔ یہ سامان اُٹھا اور میرے ساتھ چل۔ لکچرار کچھ کہنا ہی چاہتا تھا۔ کہ ایک تازہ ٹھوکر نے اس کی زبان گنگ کر دی۔ اور اس غریب کو مجبوراً لکچرار سے قلی بننا پڑا۔ قدرت نے لکچرار کے کان میں کہا کہ بنی نوع انسان پر عذاب آج بھی نازل ہوتا ہے۔ مگر بدلی ہوئی صورت میں قہر الٰہی اب بھی دُنیا کو تباہ کرتا ہے۔ مگر ماڈرن طریقے پر اے مشرق کے مغرب زدہ انسان کیا اس سے زیادہ عذاب الٰہی ہو سکتا ہے کہ تو آج مشرق میں پڑا دم توڑ رہا ہے۔ اور اہل مغرب تجھے غلام بنائے ہوئے ہیں۔ جو کل تیرے ہی دربار میں جب تو جہانگیر کہلاتا تھا۔ دست بستہ کھڑے ہوا کرتے تھے۔ کیا غلامی کی زنجیروں میں صدیوں مقید رہنے کے بعد بھی تو کہہ سکتا ہے کہ عذاب الٰہی و قہر الٰہی کوئی چیز نہیں؟ او نادان اگر آسمان سے آگ برستی اور زمین سے طوفان نوح اُبلتا اور صفحہ ہستی سے تجھے مٹا دیتا تو یہ تیرے حق میں اس سے بہتر تھا۔ کہ تو صدیوں سے نہ مردہ ہے۔ نہ زندہ۔ بس ایک غلام ہے۔ یہ عذاب الٰہی کی انتہا ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر تو کوئی اور عذاب چاہتا ہے؟

قدرت الٰہی نے ایک مشقت پسند انسان کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ اس کی صورت دیکھ یہ کتنا ذلیل اور بے بس ہے یہ پہلے زمانہ کے انسان سے زائد آمدنی رکھتا ہے لیکن اس کے باوجود بھوکا ہے۔ مالی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ مصائب میں گھرا ہوا ہے۔ یہ بہت کماتا ہے۔ مگر اس کے روپے میں کوئی برکت نہیں۔ اس لئے تنگدستی میں مبتلا رہتا ہے۔ اس کی تنگدستی کا راز یہ ہے کہ جدید تمدن کی لذت نے اس کو اندھا اور بہرہ کر دیا ہے۔ آج سے تیرہ سو برس پہلے کی پاکیزہ معاشرت سے وہ محروم ہو چکا ہے۔ اس لئے پچاس گنا اور بے شمار وسائل آمدنی کے باوجود تنگدست ہے۔ بتا یہ اگر قدرت کا عذاب نہیں تو اور کیا ہے۔ اے چودھویں صدی کے ملحد اپنی صورت آئینہ میں دیکھ۔ میں نے تجھے کیسی پاکیزہ اور شاندار صورت و شکل دی تھی۔ لیکن تو نے مرد ہونے کے باوجود اپنے آپ کو ایک ناکارہ عورت کی شکل میں تبدیل کر دیا کیا اس سے زیادہ تو قدرت کا قہر چاہتا ہے۔ کہ تیری صورت تک مسخ کر دی گئی۔ اپنی مسخ شدہ صورت کو آئینہ میں دیکھ اور قدرت کی ستم ظریفی ملاحظہ کر کہ اس نے کس طرح تیرے ہی ہاتھ سے تیری شکل کو مسخ کرا دیا۔

قدرت انسان کو خبردار کرتی رہی۔ اس نے برملا کہا۔ اے نادان تجھ سے سکون قلب کی دولت چھین لی گئی۔ تیرے دل میں شکوک و شبہات پیدا کر دیئے گئے۔ تو ہر وقت مصائب و آفات میں گھرا رہتا ہے۔ نہ جاہ و منصب میں سکون۔ نہ مال و دولت میں اطمینان۔ یہ بدترین عذاب ہے۔ جو اس زمانہ کے مہذب انسان پر نازل کیا گیا ہے۔ اور اسی قسم کے صدہا عذاب انسانوں پر نازل ہوتے رہیں گے۔ جب تک وہ اپنی حالت درست نہ کر لیں۔ اے عذاب الٰہی کے شکار اگر تو عذاب الٰہی سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو آگے بڑھ اور قرآن کی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کر۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستہ پر چل تاکہ تجھ سے وہ عذاب اُٹھا لیا جائے۔ جو طوفان نوح سے زیادہ خطرناک اور جو بنی اسرائیل کی تباہی سے زیادہ دردناک جو فرعون و نمرود کی بربادی سے زیادہ عبرت انگیز ہے

بقیہ: ناپسندیدہ خدا تعالےٰ

صلا سے آگے

بُری بات

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝

(النسآء آیت ۱۴۸)

ترجمہ۔ اللہ کو کسی بُری بات کا ظاہر کرنا پسند نہیں۔ مگر جس پر ظلم ہوا ہو اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

حاشیہ حضرت شیخ الاسلامؒ

"یعنی اگر کسی میں دین یا دُنیا کا عیب معلوم ہو تو اس کو مشہور نہ کرنا چاہیئے خدا تعالےٰ سب کی بات سُنتا ہے۔ اور سب کے کام کو جانتا ہے۔ ہر ایک کو اس کے موافق جزا دے گا۔ اسی کو غیبت کہتے ہیں۔ البتہ مظلوم کو رخصت ہے کہ ظالم کا ظلم لوگوں سے بیان کرے۔ ایسے ہی بعض اور صورتوں میں بھی غیبت روا ہے۔ اور یہ حکم یہاں شاید اس لئے فرمایا کہ مسلمان کو چاہیئے کہ کسی منافق کا نام مشہور نہ کرے۔ اور علی الاعلان اس کو بدنام نہ کرے۔ اس سے وہ بگڑ کر شاید بے باک ہو جائے۔ بلکہ سہم نصیحت کرے۔ منافق آپ سمجھ...

دینی مدارس

مدرسہ قاسم العلوم ڈیرہ غازیخاں کا عظیم الشان سالانہ جلسہ

مدرسہ قاسم العلوم ڈیرہ غازی خاں کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۹-۱۰-۱۱ ذی قعدہ سنہ ۷۹ھ مطابق ۶-۷-۸ مئی سنہ ۱۹۶۰ء بروز جمعہ سنیچر اتوار بمقام پاکستانی چوک ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں اکابرین ملت شریک ہو رہے ہیں۔ جن میں سے حضرت مولانا شمس الحق صاحب سابق وزیر معارف قلات مولانا درخواستی صاحب مولانا محمد علی صاحب، مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب، سید نور الحسن شاہ صاحب اور مولانا عبدالستار صاحب قابل ذکر ہیں

بہی خواہان مدرسہ سے التماس ہے۔ وہ جلسہ میں شریک ہو کر بلند پایہ علماء کرام کے مواعظ حسنہ سے مستفید ہوں اور مدرسہ کے ساتھ مالی تعاون فرماویں۔

(مولانا) غلام محمد مہتمم مدرسہ قاسم العلوم بلاک نمبر ۱۰ ڈیرہ غازی خان)

ختم نبوت کانفرنس روڈہ ضلع سرگودہا

قصبہ روڈہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں بتاریخ ۱۳-۱۴ مئی سنہ ۱۹۶۰ء عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں ملک کے بلند پایہ اور مقتدر علماء کرام شرکت فرمارہے ہیں۔ مسلمانان علاقہ سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس مذہبی کانفرنس میں شرکت فرماکر ثواب دارین حاصل کریں۔

(المعلن (مولوی) محمد حنیف سہارنپوری روڈہ ضلع سرگودہا)

داخلہ

مدرسہ قاسم العلوم شہر تھریچانی ضلع سکھر سندھ میں داخلہ جاری ہے۔ اس مدرسہ میں تجوید، حفظ اور نصاب نظامیہ کی تدریس و تعلیم کا اعلیٰ بندوبست ہے۔ شائقین حضرات جلد از جلد درخواستیں ارسال فرماویں۔ اسی مدرسہ میں خورد و نوش کے علاوہ طلبہ کی دیگر ضروریات بھی بحد وسعت مدرسہ کی طرف سے پوری کی جاتی ہیں۔ ذریعہ تعلیم اردو سندھی۔

(المعلن (مولوی) محمد ہارون ناظم مدرسہ قاسم العلوم تھریچانی ضلع سکھر)

اعلان داخلہ مدرسہ تعلیم القرآن ڈونگہ بونگہ

مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ عیدگاہ ڈونگہ بونگہ ضلع بہاول نگر نے حضرت مولانا غلام محمد صاحب مدظلہ العالی کی خدمات حاصل کر لی ہیں موصوف کو علوم و فنون پڑھانے کا اللہ تعالےٰ نے خاص ملکہ عطا فرمایا ہے۔ طلباء کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ شوال کے مہینہ میں داخل ہو کر ہر طرح کے علم و فنون کا صاحب موصوف سے استفادہ کریں۔

(مولوی) محمد شبیر احمد ڈونگہ بونگہ ضلع بہاولنگر)

اعلان داخلہ مدرسہ معظم العلوم راولپنڈی

مدرسہ معظم العلوم ظفر الحق روڈ چنگی نمبر ۱۳ میں طلباء کا داخلہ شروع ہے۔ جو طلبہ قرآن شریف حفظ کرنا چاہیں۔ ان کے لئے معقول انتظام ہے۔ لہٰذا داخل ہونے والے طلباء مہتمم معظم عربی مدرسہ کو صبح آٹھ بجے سے شام سات بجے تک مل سکتے ہیں۔ نیز طلباء درس نظامی بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

(مولوی) محمد سرور شاہ مہتمم معظم العلوم عربی مدرسہ ظفر الحق روڈ چنگی نمبر ۱۳ راولپنڈی)

مدرسہ احیاء العلوم پنجگرائیں

مدرسہ ہذا کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۵، ۱۶ مئی سنہ ۱۹۶۰ء مطابق ۱۸-۱۹ ذیقعد سنہ ۱۳۷۹ھ بروز اتوار، سوموار کو بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ملک کے مشہور علمائے کرام و مشائخ عظام تشریف لاکر عوام کو مستفیض فرمائینگے احباب تاریخیں نوٹ فرمالیں۔

نیز مدرسہ ہذا کا داخلہ شروع ہے۔ قرآن شریف حفظ و ناظرہ اور اردو پرائمری تک کا انتظام ہے باہر سے آنے والے طلباء کے قیام و طعام کا مدرسہ ہی کفیل ہے۔

خواہشمند حضرات پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

(حافظ) محمد ابراہیم (صاحب) سہارنپوری مہتمم مدرسہ ہذا)

مدرسہ عربیہ جامعہ حنفیہ صدر شاہ پور

امسال مسجد مہاجرین طلباء علوم دینی، مذہبی درسی کتابیں پڑھنے کے لئے ۱۵ ذی قعد سے قبل پہنچ جائیں اور نام درج کرائیں۔

باہر کے طالب علموں کے قیام و طعام وغیرہ کا انتظام مکمل کیا جائے گا۔ مدرسہ میں داخل ہونے کے لئے ناظم مدرسہ مولوی عبدالکریم صاحب سے ملاقات کریں۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب قادری فاضل اشرفیہ لاہور سابق مدرس خوشاب تعلیمی خدمات سرانجام دیں گے۔

نوٹ:- پہلے اس مدرسہ کا نام ناشر القرآن تھا۔ اب جامعہ حنفیہ رکھا گیا ہے۔ اب باقاعدہ کام شروع کیا گیا ہے۔ مخیر حضرات اپنی زکواۃ و چرمہائے قربانی و صدقات وغیرہ کی رقوم اپنے اس محبوب مدرسہ کو عنایت فرماکر ثواب عظیم حاصل کریں اور مدرسہ کو ترقی دینے کی کوشش کریں۔

(الداعی (مولوی) محمد رفیق صاحب سکرٹری انجمن جامعہ حنفیہ صدر شاہ پور ضلع سرگودہا)

شائقین علم کے لئے خوشخبری

مدرسہ عربیہ کاموں کے ضلع گوجرانوالہ مدت سے تعلیمی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ اس سے پہلے دو مدرس کتب عربی و دیگر فنون اور قرآن مجید حفظ اور ناظرہ پڑھاتے تھے۔ امسال ایک اور قابل تجربہ کار مدرس مولانا شہباز خان صاحب کا تقرر کیا گیا ہے۔ تاکہ طلبہ درس نظامی کے علاوہ مولوی، مولوی عالم، مولوی فاضل کا مروجہ نصاب بھی پڑھ سکیں شائقین حضرات جلد از جلد اپنی درخواستیں بھیج کر اپنی جگہ متعین کرالیں۔ داخلہ کی آخری تاریخ ۱۵ ذیقعد سنہ ۱۳۷۹ھ ہے۔

(المعلن:- حافظ عبدالشکور ناظم مدرسہ عربیہ کاموں کے ضلع گوجرانوالہ)

تحفہ اسلام مفت

سلک مروارید کا ۱۴ واں دانہ تحفہ اسلام ۱۷۶ صفحوں پر شائع ہو گیا ہے۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام دنیا کا آخری عالمگیر سچا مذہب ہے۔ اور اس کا ضابطہ و آئین ہر طرح مکمل و قابل عمل ہے۔ اور موجودہ زمانہ کے مصائب و آلام کے دفعیہ کی تدابیر اور پیچیدگیوں کا حل اسی میں موجود ہے ہر مسلمان اسے پڑھ کے سچا مومن اور دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں موزوں مبلغ بن سکتا ہے۔ یہ رسالہ خرچ ڈاک کے لئے چھ پیسے کے ٹکٹ پتہ ذیل پر بھیج کر مفت منگایا جا سکتا ہے۔ محمد ظفر علیگ بلاک نمبر ۲۳ سرگودہا

بچوں کا صفحہ

جناب حاجی کمال الدین صاحب مدرس لاہور کارپوریشن

بدنیتی کا پھل

پیارے بچو! آج کی صحبت میں ہم آپ کو ایک بہت بڑا عبرت ناک واقعہ سنانا چاہتے ہیں۔ اس کا ذکر کلام پاک میں سورۂ قلم کے پہلے رکوع میں آتا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے:- ہم نے ان مکہ والوں کو سامان عیش دے کر ان کی آزمائش کر رکھی ہے کہ یہ ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کرتے ہیں، ہم نے جیسا کہ ان سے پہلے باغ والوں کی آزمائش کی تھی جبکہ ان باغ والوں نے آپس میں قسم کھائی اور ارادہ کیا کہ اس باغ کا پھل ضرور صبح کو جا کر توڑ لیں گے اور ان کو ایسا پختہ یقین تھا کہ انشاء اللہ بھی نہ کہا۔ پس اس باغ پر آپ کے رب کی طرف سے ایک عذاب آیا جو ایک آگ تھی یا لو۔ اور وہ لوگ سو رہے تھے۔ پس صبح کو وہ باغ ایسا رہ گیا جیسا کٹا ہوا کھیت (کہ خالی زمین رہ جاتی ہے اور بعض جگہ اس کو کاٹ کر اس جگہ آگ بھی لگا دی جاتی ہے) پس صبح کو سویرے وہ باغ والے ایک دوسرے کو آوازیں دینے لگے کہ اگر پھل توڑنا ہے تو سویرے چلو۔ پس چلتے ہوئے آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے جا رہے تھے کہ آج کوئی محتاج تم تک نہ آنے پائے۔ وہ اپنے خیال میں اس کے روک لینے پر اپنے آپ کو قادر سمجھ کر چلے کہ سب کچھ خود ہی لے آئیں گے۔ اول تو علی الصبح کوئی فقیر محتاج آئے گا نہیں۔ اور اگر آ بھی گیا تو اس کو بالکل کچھ نہ دیں گے جب وہ باغ میں پہنچے اور اس کو دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم تو راستہ بھول گئے ہیں۔ کہیں اور جگہ پہنچ گئے۔ یہ تو وہ باغ نہیں ہے۔ لیکن جب قیاس سے معلوم ہوا کہ یہ وہی جگہ ہے۔ تو کہنے لگے کہ ہماری قسمت ہی پھوٹ گئی ان میں ایک آدمی جو کسی قدر نیک تھا لیکن عمل میں ان کا شریک تھا کہنے لگا۔ کہ میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ ایسی بدنیتی نہ کرو۔ غریبوں کے دینے سے برکت ہوتی ہے۔ اب اللہ کی پاکی کیوں نہیں بیان کرتے (یعنی توبہ و استغفار کرو۔) وہ باغ والے کہنے لگے۔ پاک ہے بے شک ہم قصوروار ہیں۔ پھر ایک دوسرے کو الزام دینے لگے (جیسا کہ عام طور سے عادت ہے کہ جب کوئی کام بگڑ جائے تو ایک دوسرے کو قصوروار بنایا کرتا ہے)، پھر سب کے سب کہنے لگے کہ بیشک ہم سب ہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ کسی ایک پر الزام نہیں ہے۔ سب کی یہی صلاح تھی سب مل کر توبہ کرو۔ اس کی برکت سے شاید ہمارا پروردگار ہم کو اس سے اچھا باغ دے دے۔ اب ہم توبہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ تنبیہ کے طور پر ارشاد فرماتے ہیں کہ اسی طرح دنیا کا عذاب ہوا کرتا ہے (کہ ہم بدنیتی سے چیز ہی کو فنا کر دیتے ہیں)، اور آخرت کا عذاب اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ یہ لوگ اس بات کو جان لیتے کہ غریبوں سے بدنیتی کا نتیجہ اچھا نہیں۔

عزیز بچو! دیکھا تم نے کہ یہ قصہ کتنا عبرتناک ہے۔ جو یہاں ذکر فرمایا گیا۔ جو لوگ غریب، مسکین اور ضرورت مند کو نہ دینے کا ارادہ کرتے ہیں۔ قسمیں کھا کھا کر وعدے کرتے ہیں کہ ان غریبوں کو ایک پیسہ بھی نہیں دیا جائے گا۔ ایک وقت کی روٹی بھی نہ دی جائیگی یہ نالائق ہرگز امداد کے مستحق نہیں ان کو دینا بے کار ہے۔ ان کو دینے سے ہمارے مال میں کمی آجائے گی۔ وہ اپنے سارے مال سے یوں بیک وقت ہاتھ دھو لیتے ہیں اور جو نیک دل اس طرز کو پسند نہیں کرتے لیکن عملاً بلحاظ ملاحظہ میں ان کے شریک حال ہو جاتے ہیں وہ بھی عذاب کی بلا سے نجات نہیں پاتے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہاں جو واقعہ گزرا ہے یہ حبشہ کے رہنے والے لوگوں کا ہے۔ ان کے باپ کا ایک بہت بڑا باغ تھا۔ وہ اس میں سے مانگنے والوں کو بھی دیا کرتا تھا۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو اس کی اولاد کہنے لگی کہ ابا جان تو بے وقوف تھے سب کچھ ان لوگوں کو بانٹ دیتے تھے۔ پھر قسمیں کھا کر کہنے لگے کہ ہم صبح ہی سارا باغ کاٹ لائیں گے۔ اور کسی فقیر کو اس میں سے کچھ نہیں دیں گے

حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ اس باغ کے مالک بڑے میاں کا دستور تھا کہ اس کی پیداوار میں سے ایک سال کا خرچ رکھ کر باقی سب کا سب اللہ کے راستے میں خرچ کر دیتے تھے۔ ان کی اولاد خرچ کرنے سے روکتی تھی مگر وہ نہ مانتے تھے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کی اولاد نے یہ کوشش کی جو اوپر ذکر کی گئی کہ سارے کا سارا روک لیں اور کسی غریب کو کچھ نہ دیں۔

مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ یہ باغ انگوروں کا تھا اور ابن جریجؒ فرماتے ہیں کہ وہ عذاب جو اس باغ پر مسلط ہوا جہنم کی گھاٹی سے ایک آگ نکلی جو اس پر پھر گئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضورؐ کا پاک ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اپنے آپ کو گناہوں سے بچاتے رہا کرو۔ آدمی بعض گناہ ایسے کرتا ہے کہ اس کی نحوست سے علم کا ایک حصہ بھول جاتا ہے (یعنی حافظہ خراب ہو جاتا ہے۔ اور پڑھا ہوا بھول جاتا ہے) اور بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے تہجد کو آنکھ نہیں کھلتی اور بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے اس کی آمدنی جو بالکل اس کے لئے آنے کو تیار ہوتی ہے جاتی رہتی ہے۔ اسکے بعد حضورؐ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی "فطاف علیها طائف من ربك" (الآیہ) فرمایا یہ لوگ گناہ کی وجہ سے اپنے باغ کی پیداوار سے محروم ہو گئے۔ دوسری جگہ سورہ شوریٰ ع ۴ میں ارشاد ہوتا ہے کہ جو مصیبت تمکو پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی اعمال کی بدولت آتی ہے اور (ہر گناہ پر نہیں پہنچتی بلکہ) بہت سے گناہ تو حقتعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضورؐ نے فرمایا۔ اے علی جو کچھ بھی تمہیں پہنچے مرض ہو* یا کسی قسم کا عذاب یا دنیا کی اور کوئی مصیبت ہو وہ اپنے ہی ہاتھوں کی کمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر گناہ سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

ایڈیٹر عبدالمنان چوہدری

شرح چندہ
سالانہ گیارہ روپے ششماہی چھ روپے
سہ ماہی تین روپے

منظور شدہ محکمہ جیل مغربی پاکستان

رجسٹرڈ ایل ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمہ تعلیم
۱- لاہور بحوالہ چٹھی نمبری ۱۶۳۳۱/G مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۵۶ء
۲- پشاور " " " ۲۲۸۱/۲۷۳T.B.C مورخہ ۷ ستمبر سنہ ۱۹۵۶ء



۲۲ رسالے

مختلف مضامین پر عام فہم اردو میں شائع کئے گئے ہیں بفضلہ تعالیٰ اس وقت تک سینکڑوں لاکھ ساٹھ ہزار ہند و پاک میں تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ ہر مسلمان مرد و عورت بچے کیلئے ان کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔ نیا ایڈیشن چھپ کر آ گیا ہے۔ کل ۳/۸ پیشگی بھیجیں۔ ملک میں مجلد سیٹ ۲/۸ محصول ڈاک ایک روپیہ۔ وی پی نہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ: انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور



گلدستہ صد احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

منتخبہ۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

اس گلدستہ میں سو حدیثیں اعلیٰ درجہ کی صحیح فقط بخاری شریف و مسلم شریف کی جمع کی گئی ہیں۔ کوئی حدیث شریف اصل کتاب کی ایک سطر سے زائد نہیں ہے۔ اصل حدیث کے نیچے اس کا ترجمہ بھی عام فہم زبان میں درج کیا گیا ہے۔ ہر حدیث کے اختتام پر چند الفاظ میں اس کی مختصر تشریح بھی کر دی گئی ہے۔ اس کی قیمت پہلے ایڈیشن میں تو فقط ایک عہد نامہ پر دستخط تھے۔ جس میں ان احادیث کو یاد کرنا اور ان پر عمل کرنے کا وعدہ تھا۔ اور مجلد کیلئے ۲/ مجلد کے لئے جاتے تھے۔ لیکن اب تیسرے ایڈیشن میں اس کی قیمت کاغذ کی گرانی کی وجہ سے ۱۰/ مقرر کر دی گئی ہے اور محصول ڈاک ۵/ کل ۱۵/ پیشگی بھیجیں۔ وی پی ہرگز نہ ہوگا۔

ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور ۸

مطبوعات انجمن خدام الدین

مجموعہ رسائل مجلد ۲۲ عدد	۲/۸	معہ محصول ڈاک	۳/۸
خلاصۃ المشکوٰۃ	۱/۸	"	۲/-
گلدستہ صد احادیث نبوی مجلد بمبئی سائز	-/۱۰/-	"	-/۱۴/-
مجموعہ تفاسیر مجلد	۱/۸	"	۲/-

ضرورت القرآن ۱۳/ معہ محصول ڈاک ۱۳/ اصلی حنفیت ۲/ معہ محصول ڈاک ۳/
اسماء الحسنیٰ ۵/ معہ محصول ۷/ بہشتی و دوزخی کی پہچان ۲/ معہ محصول ۳/
مقصد قرآن ۳/ معہ محصول ۴/ نجات دارین کا پروگرام ۳/ معہ محصول ۴/
استحکام پاکستان ۳/ معہ محصول ڈاک ۴/
مجلس ذکر بہ حصے فی جلد عدد مکمل ۶/۸
مسٹر اور علما ۳/ معہ محصول ۴/
رقم ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔

ملنے کا پتہ

ناظم انجمن خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور ۸

خطبات

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ کی ان تقاریر کا مجموعہ ہیں جو آپ ہر جمعہ کی نماز کے عربی خطبہ سے پہلے حاضرین سے خطاب کرتے ہیں آپ فرمایا کرتے ہیں کہ خطیب کا فرض ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر تنقیدی نگاہ ڈالے۔ اور بندہ کا جو تعلق اپنے رب سے بگڑا ہوا ہو اس کی اصلاح کتاب و سنت کی روشنی میں کرے۔ جو خطیب ایسا نہیں کر سکتا۔ اسے منبر پر بیٹھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ غرضیکہ جمعہ کا خطبہ ہفت روزہ خدام الدین کی ہر اشاعت میں بلا التزام چھپ کر شائع ہوتا ہے۔ چونکہ یہ خطبات عوام کی اصلاح کے لئے کتاب و سنت کی روشنی میں لکھے گئے ہیں۔ لہذا ہر مسلمان کو لازم ہے کہ وہ انہیں خود پڑھے اپنے اہل و عیال کو سنائے۔ اس کے مطالعہ سے دین اسلام کی سمجھ پیدا ہوگی۔ اور ایمان و کفر۔ توحید و شرک سنت و بدعت، حق و باطل میں تمیز ہوگی۔ طبیعت بدی سے پرہیز اور نیکی کی طرف راغب ہوگی۔ انشاء اللہ خطبات کا مطالعہ آپ کی نجات کا ذریعہ بن جائے گا۔

خطبات	عدد	قیمت	مع محصول ڈاک	خطبات	عدد	قیمت	مع محصول ڈاک
حصہ اول	۱۰ عدد	۱/۸	۲/-	حصہ پنجم	۱۰ عدد	[illegible]	۲/۱۲
دوم	"	۱/-	۱/۸	ششم	"	[illegible]	۱/۱۲
سوم	"	۱/-	۱/۸	ہفتم	"	[illegible]	۱/۱۲
چہارم	"	۱/۴	۱/۱۲				

رقم بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجیں۔ وی پی ہرگز نہ ہوگا

ملنے کا پتہ: ناظم انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور ۸

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام مولوی عبیداللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر رسالہ خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور سے شائع ہوا۔